Www.IslamicBooks.Website

سُنّت و بدعت کی پہچان

تالیف

ڈاکٹر سعید بن علی القحطانی

ناشر الدار السّلفیہ ممبئی

سنت وبدعت کی پہچان

Www.IslamicBooks.Website

© جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

سلسلہ مطبوعات الدار السلفیہ نمبر ۱۶۲

نام کتاب	:	سنت وبدعت کی پہچان
مؤلف	:	دکتور سعید بن علی القحطانی
مترجم	:	زبیر احمد سلفی
تصحیح وتقدیم	:	مختار احمد ندوی
طابع	:	اکرم مختار
ناشر	:	الدار السلفیہ
تعداد اشاعت (باردوم)	:	پانچ سو
تاریخ اشاعت	:	اکتوبر ۲۰۰۳ء
قیمت	:	۴۵ روپے

ملنے کا پتہ

دار المعارف

۱۳ محمد علی بلڈنگ، بھنڈی بازار، ممبئی - ۳

فون: ۲۳۴۵۶۲۸۸

Www.IslamicBooks.Website

سنت و بدعت کی پہچان

قرآن و سنت کی روشنی میں

مؤلف

دکتور سعید بن علی القحطانی

مترجم
زبیر احمد سلفی

تصحیح و تقدیم
مولانا مختار احمد ندوی

ناشر: الدار السلفیہ، ممبئی

Www.IslamicBooks.Website

فہرست

صفحہ نمبر

عرض ناشر ۱۱

مقدمہ ۱۵

بحث نمبر ۱: سنت کی روشنی ۱۹

پہلی فصل: سنت کا مفہوم ۱۹

عقیدہ کا مفہوم ۱۹

سنت کا مفہوم ۲۰

جماعت کا مفہوم ۲۱

دوسری فصل: اہل سنت کے نام اور صفات ۲۲

اہل سنت والجماعت ۲۲

الفرقۃ الناجیہ ۲۳

الطائفۃ المنصورہ ۲۳

کتاب وسنت کو مضبوطی سے پکڑنے والے ۲۴

صالح اسوہ ۲۴

Www.IslamicBooks.Website

صفحہ نمبر

اہل سنت لوگوں میں سب سے بہتر ہیں ۲۵
اہل سنت وہ لوگ ہیں جن کو حدیث میں غرباء کہا گیا ہے ۲۶
اہل سنت علم کے حامل ہیں ۲۷
اہل سنت وہ ہیں جن کی جدائی سے لوگ رنجیدہ ہو جائیں ۲۷
تیسری فصل: سنت مطلق نعمت ہے ۲۹
مطلق نعمت ۲۹
مقید نعمت ۳۱
چوتھی فصل: سنت کا مقام ۳۲
پانچویں فصل: اہل سنت اور اہل بدعت کا مقام ۳۴
اہل سنت کا مقام ۳۴
اہل سنت کی علامتیں ۳۵
اہل بدعت کا مقام ۳۶
بحث نمبر ۲: بدعت کی تاریکیاں ۳۷
پہلی فصل: بدعت کا مفہوم ۳۷
دوسری فصل: عمل کے قبول ہونے کی شرطیں ۴۱

Www.IslamicBooks.Website

تیسری فصل: دین میں بدعت کی مذمت ۴۴
بدعت کی مذمت قرآن سے ۴۴
بدعت کی مذمت میں بہت سی حدیثیں ہیں ۴۷
بدعت کی مذمت میں صحابہ کرامؓ کے اقوال ۵۲
بدعت کی مذمت میں تابعین اور اتباع تابعین کے اقوال ۵۳
بدعت کئی وجہوں سے قابل مذمت ہے ۵۵
چوتھی فصل: بدعت کے اسباب ۵۶
جہالت ۵۶
خواہشات کی پیروی ۵۷
متشابہ آیات کے پیچھے پڑنا ۵۹
صرف عقل پر اعتماد کرنا ۶۰
باپ دادا کی تقلید اور مذہبی تعصب ۶۱
برے لوگوں کے ساتھ رہنا ۶۳
علماء کا سکوت اور علم کو چھپانا ۶۵
کفار کی مشابہت اختیار کرنا اور ان کی تقلید کرنا ۶۸
ضعیف اور موضوع احادیث پر اعتماد کرنا ۷۰

Www.IslamicBooks.Website

دین میں غلو ۷۱
پانچویں فصل: بدعت کے اقسام ۷۳
بدعت حقیقی ۷۳
بدعت اضافی ۷۴
بدعت کی دوسری قسم عمل اور ترک عمل ہے ۷۵
عمل کی بدعت ۷۵
ترک عمل کی بدعت ۷۵
بدعت کی تیسری قسم قولی اعتقادی اور عملی بدعت ہے ۷۸
قولی اعتقادی بدعت ۷۸
عملی بدعت ۷۸
چھٹی فصل: دین میں بدعت کا حکم ۸۰
بدعت کی نوعیتیں ۸۱
گناہوں کے اعتبار سے بدعت کی تین قسمیں ہیں ۸۲
ساتویں فصل: قبروں کے پاس بدعت کی قسمیں ۸۴
میت سے اپنی حاجت طلب کرنا ۸۴
میت کو وسیلہ بنا کر اللہ سے سوال کرنا ۸۵

Www.IslamicBooks.Website

یہ سمجھنا کہ قبروں کے پاس دعا قبول ہوتی ہے۔ ۸۶
آٹھویں فصل: عصر حاضر میں پھیلی ہوئی بدعتیں ۸۸
عید میلاد النبیؐ ۸۸
ماہ رجب کے پہلے جمعہ کی رات میں نماز پڑھنا ۹۷
یہ نماز تین وجوہات سے شریعت کے مخالف ہے ۱۰۰
پہلی وجہ ۱۰۰
دوسری وجہ ۱۰۰
تیسری وجہ ۱۰۲
شب اسراء و معراج منانے کی بدعت ۱۰۳
پندرہویں شعبان کی رات میں شب بیداری ۱۰۶
تبرک ۱۱۲
مبارک امور کی بہت سی قسمیں ہیں ۱۱۳
مشروع تبرک کا بیان ۱۱۶
اللہ کے ذکر اور تلاوت قرآن سے تبرک ۱۱۶
نبی کریم ﷺ کی ذات سے آپکی زندگی میں تبرک ۱۱۶
آبِ زمزم پی کر تبرک حاصل کرنا ۱۱۹

Www.IslamicBooks.Website

بارش کے پانی سے تبرک حاصل کرنا ۱۲۰
ممنوع تبرک کا بیان ۱۲۰
ممنوع تبرک کے اسباب ۱۲۵
ممنوع تبرک کے اثرات ۱۲۵
ممنوع تبرک سے مقابلہ کرنے کے وسائل ۱۲۵
مختلف قسم کی بدعات ۱۲۶
نویں فصل: بدعتی کی توبہ ۱۲۹
دسویں فصل: بدعت کے اثرات ونقصانات ۱۳۲
بدعت کفر کا قاصد ہے ۱۳۲
جھوٹی باتیں گڑھ کر اللہ کی طرف منسوب کرنا ۱۳۳
بدعتی سنت اور اہل سنت سے بغض رکھتے ہیں ۱۳۳
بدعتی کا عمل مردود ہے ۱۳۴
بدعتی کا برا انجام ۱۳۴
بدعتی کی سمجھ الٹی ہوتی ہے ۱۳۵
بدعتی کی گواہی اور اس کی روایت قابل قبول نہیں ۱۳۵
بدعتی سب سے زیادہ فتنے میں پڑتے ہیں ۱۳۶

Www.IslamicBooks.Website

بدعتی شریعت میں غلطی نکالتا ہے ۱۳۷
بدعتی کے لئے حق باطل کے ساتھ مشتبہ ہو جاتا ہے ۱۳۷
بدعتی اپنا گناہ اور اپنے متبعین کا گناہ اپنے اوپر اٹھائیگا ۱۳۸
بدعتی کے اوپر لعنت ہوتی ہے ۱۳۹
بدعتی کو قیامت کے دن حوض نبیؐ کا پانی. ۱۳۹
بدعتی اللہ کے ذکر سے اعراض کرتا ہے ۱۴۱
بدعتی حق کو چھپاتا ہے ۱۴۲
بدعتی کا عمل اسلام سے لوگوں کو نفرت دلاتا ہے ۱۴۲
بدعتی امت کے اندر تفرقہ ڈالتا ہے ۱۴۳
جو بدعتی اپنی بدعت کو کھلم کھلا کرتا ہو اسکی غیبت کرنا جائز ہے ۱۴۲
بدعتی اپنی خواہشات کی اتباع کرتا ہے ۱۴۴
بدعتی شارع کی مشابہت اختیار کرتا ہے. ۱۴۴

Www.IslamicBooks.Website

عرض ناشر

مومن ایمان میں کتنا ہی کامل اور عقیدۂ توحید میں کتنا ہی راسخ کیوں نہ ہو جبتک اپنی عملی زندگی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں پر کامل محبت اور اتباع کے جذبۂ صادق کے ساتھ عمل نہ کرتا ہو، نہ اسکا ایمان صادق ہے نہ اسکا عقیدہ صحیح ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿فلا و ربک لا یومنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجا مما قضیت و یسلموا تسلیما﴾ تمہارے پروردگار کی قسم یہ لوگ جب تک اپنے تنازعات میں تمہیں منصف نہ بنائیں اور جو فیصلہ تم کردو اس سے اپنے دل میں تنگ نہ ہوں بلکہ اسکو خوشی سے مان لیں تب تک مومن نہیں ہوں گے، (نساء : ٦٥) اللہ سے محبت اور اس کی ذات کامل پر ایمان اسی وقت اللہ کے نزدیک مقبول ہوگا جب عملی زندگی میں مکمل طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کی پیروی کی جائیگی، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

﴿قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ و یغفر لکم ذنوبکم واللہ غفور رحیم﴾ (آل عمران : ٣١) ترجمہ: اے پیغمبر لوگوں سے کہدو کہ اگر تم خدا کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی

Www.IslamicBooks.Website

کرو خدا بھی تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف کر دیگا اور خدا بخشنے والا مہربان ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی نبوت پر سچا ایمان اور آپکی زندگی کا کامل نمونہ عملی طور پر نہ اپنایا جاتا تب تک اللہ تعالیٰ کی محبت بھی قابل اعتبار نہیں، جیسا کہ ارشاد ہے: ﴿لقد كان لكم في رسول الله اسوة حسنة﴾ (احزاب: ۔ ۲۱) ترجمہ: تم کو پیغمبر خدا کی پیروی (کرنی) بہتر ہے اور فرمایا: ﴿و ما آتاكم الرسول فخذوه و ما نهاكم عنه فانتهوا﴾ (حشر: ۷) ترجمہ: جو چیز تمکو پیغمبر دیں وہ لیلو اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو دین میں سنت کا مقام توحید الٰہی کے برابر ہے اللہ کا ارشاد ہے ﴿اطيعوا الله و اطيعو الرسول و لا تبطلوا اعمالكم﴾ (محمد: ۳۳) ترجمہ: مومنو! خدا کا ارشاد مانو اور پیغمبر کی فرمانبرداری کرو اور اپنے عملوں کو ضائع نہ ہونے دو۔ سنت رسول سے عشق و محبت ذات نبوی سے سچی محبت کی دلیل ہے، آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے: "من أحب سنتي فقد احبني و من احبني كان معي في الجنة" جس نے میری سنت کو محبوب رکھا اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی میرے ساتھ جنت میں رہیگا۔ بدعت شریعت الٰہیہ میں شرک کے برابر ہے اسلئے کہ

Www.IslamicBooks.Website

بدعت دراصل دین میں نئی باتوں کے ایجاد کا نام ہے، دینی قوانین کا وضع کرنا اللہ کا کام ہے جو لوگ دین میں اللہ کی جگہ خود شریعت سازی کرتے ہیں دراصل شریعت سازی میں اللہ کے ساتھ شرک کرتے ہیں۔
جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے: ﴿ام لھم شرکاء شرعوا لھم من الدین مالم یأذن به الله و لولا کلمة الفصل لقضی بینھم و ان الظالمین لھم عذاب الیم﴾ (شوری: ۲۱) کیا ان کے وہ شریک ہیں جنہوں نے ان کے لئے ایسا دن مقرر کیا ہے جس کا خدا نے حکم نہیں دیا۔ اور اگر فیصلے کا وعدہ نہ ہوتا تو ان میں فیصلہ کر دیا جاتا اور جو ظالم ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

زیر نظر کتاب ''سنت و بدعت کی پہچان'' دراصل دکتور سعید بن علی القحطانی کی کتاب ''نور السنة و ظلمات البدعة فی ضوء الکتاب و السنة' کا اردو ترجمہ ہے جسے ہمارے دوست فاضل گرامی رفیق معاون الدار السلفیة ممبئ محترم مولانا زبیر احمد سلفی صاحب نے نہایت سلیس اور آسان زبان میں کیا ہے جس سے اس اہم دینی اور اصلاحی موضوع کو سمجھنا ہر عام و خاص کیلئے آسان ہو جائیگا یہ کتاب اپنے موضوع پر بڑی اہم، مفید اور مصلح ہے جس کے مطالعہ سے دل و دماغ پر سنت کی محبت اور دین میں اسکی اہمیت کا نقش بیٹھ جاتا ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

ساتھ ہی بدعت کے نقصانات اور اسکے ذریعے عقیدے کے فساد کے مضر اثرات بالکل عیاں ہو جاتے ہیں۔

کتاب کا اسلوب بہت مدلل اور تحقیقی ہے لائق مؤلف نے سنت کے تمام پہلوؤں کو قرآن و احادیث صحیحہ کے ذریعے خوب واضح اور عیاں کر دیا ہے اور بدعت کے تمام پہلوؤں کو ان کے نقصانات کے ساتھ ساتھ اچھی طرح واضح کر دیا ہے ادارہ الدار السّلفیہ جو اردو دنیا میں منہج سلف صالح کا سب سے بڑا ترجمان ادارہ ہے اور جو عرصہ تیس سال سے کتاب وسنت کی خدمت و اشاعت انجام دے رہا ہے جسکی مطبوعات عربی، انگریزی اور اردو زبان میں لاکھوں کی تعداد میں پوری اسلامی دنیا میں پھیلی ہوئی ہیں جن سے عقیدہ سلف کی نشر و اشاعت کا بے مثال کام پورا ہو رہا ہے دین پسند عوام و خواص کی خدمت میں اس کتاب کو پیش کرتے ہوئے اللہ کا شکر ادا کرتا ہے رب العٰلمین کتاب کے مؤلف مترجم اور ناشرین کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

مختار احمد ندوی

رئیس الدار السّلفیہ ممبئی ۸/ فروری ۲۰۰۱ء

Www.IslamicBooks.Website

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مُقَدِّمَہ

ان الحمد لله،نحمده و نستعينه و نستغفره و نعوذ بالله من شرور انفسنا و من سيئاتنا اعمالنا من يهده الله فلا مضل له و من يضلل فلا هادى له و اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريک له واشهد ان محمدا عبده و رسوله صلى الله عليه وعلى آله و اصحابه و من تبعهم باحسان الى يوم الدين وسلم تسليماً كثيرا .

أما بعد !

اس مختصر کتاب کا نام" نور السنة و ظلمات البدعة "ہے اس کے اندر میں نے سنت کا مفہوم ، اہل سنت کے مختلف اسماء سنت ایک نعمت مطلق ، سنت اور اہل سنت کا مقام اور ان کی علامتوں کو بیان کیا ہے، اسی طرح بدعت کا مفہوم ، بدعت اور اہل بدعت کا مقام، عمل کے قبول ہونے کی شرطیں ، دین میں بدعت کی مذمت ، بدعت کے

Www.IslamicBooks.Website

اسباب ،، بدعت کی قسمیں اوران کے احکام، قبروں کے پاس بدعت کی قسمیں ،عصر حاضر میں پھیلی ہوئی بدعت ، بدعتی کی توبہ، بدعت کے اثرات ونقصانات کاذکرکیاہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ سنت حیات اورنور ہے جس سے بندے کو سعادت وہدایت حاصل ہوتی ہے،سنت آدمی کوکھڑا کردیتی ہے اگر چہ اس کے اعمال نے اس کو بٹھادیا ہو،اللہ تعالیٰ نے فرمایا﴿یوم تبیض وجوہ و تسودّوجوہ﴾ (آل عمران : ۱۰۶) ترجمہ:اس دن بعض چہرے سفید ہوں گے اور بعض سیاہ۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ جن کے چہرے سفید ہوں گے ان سے مراداہل سنت والجماعت ہیں اور جن کے چہرے سیاہ ہوں گے ان سے مراد بدعت والافتراق ہیں

اہل سنت کا دل روشن اور زندہ ہوتا ہے وہ اللہ اوراس کے رسول کے احکامات کا ظاہری اور باطنی طور پر مطیع اور فرماں بردار ہوتا ہے۔ اس کے مقابلے میں اہل بدعت کا دل مردہ اور تاریک ہوتا ہے، اس کے اوپر تاریکی چھائی رہتی ہے اوراس کے سارے احوال تاریک ہوتے ہیں ،لہٰذا اللہ تعالیٰ جس کے لئے خیر کا ارادہ کرتا ہے اس کو ان تاریکیوں سے نکال کر سنت کے نور کی طرف لاتا ہے میں نے اس بحث کو دو بحثوں

Www.IslamicBooks.Website

میں تقسیم کیا ہے اور ہر بحث کے تحت مندرجہ ذیل فصلیں قائم کی ہیں۔

بحث اول سنت کی روشنی

فصل نمبر۔۱ سنت کا مفہوم
فصل نمبر۔۲ اہل سنت کے نام اور صفات
فصل نمبر۔۳ سنت مطلق نعمت ہے
فصل نمبر۔۴ سنت کا مقام
فصل نمبر۔۵ اہل سنت اور اہل بدعت کا مقام

بحث دوم بدعت کی تاریکیاں

فصل نمبر۔۱ بدعت کا مفہوم
فصل نمبر۔۲ عمل کے قبول ہونے کی شرطیں
فصل نمبر۔۳ دین میں بدعت کی مذمت
فصل نمبر۔۴ بدعت کے اسباب
فصل نمبر۔۵ بدعت کی قسمیں
فصل نمبر۔۶ دین میں بدعت کا حکم اور اس کی قسمیں
فصل نمبر۔۷ قبروں کے پاس بدعت کی قسمیں
فصل نمبر۔۸ عصر حاضر میں پھیلی ہوئی بدعتیں

Www.IslamicBooks.Website

فصل نمبر۔۹ بدعتی کی توبہ
فصل نمبر۔ ۱۰ بدعت کے اثرات اوراس کے نقصانات

اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ ہمارے اس عمل کو مبارک بنائے اور خالص اپنے لئے بنائے جس کا فائدہ مجھے دنیا اور آخرت دونوں جگہ نصیب ہواور قارئین کواس سے نفع اٹھانے کی توفیق دے، آمین۔

فانه خير مسئول واكرم مأمول وهو حسبنا و نعم الوكيل و لا حول ولا قوة الا با لله العلى العظيم و صلى الله وسلم و بارك على عبده و رسوله و خير ته من خلقه نبينا محمد و على آله واصحابه ومن تبعهم باحسان الى يوم الدين ۔

المؤلف

۱۷/۱۰/۱۴۱۹ھ

Www.IslamicBooks.Website

بحث نمبر-۱

سنت کی روشنی

پہلی فصل

سنت کا مفہوم

سنت کی اتباع کرنے والے کچھ لوگ ہیں جن کا ایک خاص عقیدہ ہے اور حق پر ان کا اجماع ہے اس لئے مناسب ہوگا کہ میں ان تینوں کلمات کی تشریح کردوں جن کو عام طور پر "عقیدۂ اہل سنت والجماعت" کہا جاتا ہے

۱-عقیدہ کا مفہوم

عقیدہ لغت میں عقد سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں گرہ لگانا، مضبوط کرنا مثلاً کہا جاتا ہے عقد الحبل رسی میں گرہ لگایا عقد العهد و البيع ، عہد و بیع کو پکا کیا، عقد الازار، ازار کو مضبوط باندھا۔ عقد حل کا ضد ہے جس کے معنی کھولنا ہے۔ اور اصطلاح میں عقیدہ وہ ہے جس پر انسان پختہ ایمان لائے اور جس پر اس کا دل اور ضمیر مطمئن ہو جائے اور جس کو وہ اپنا دین بنا لے۔ پس اگر یہ پختہ ایمان صحیح ہے تو عقیدہ صحیح ہوگا جیسے اہل سنت کا عقیدہ ہے اور اگر غلط ہے تو عقیدہ باطل ہوگا جیسے گمراہ

Www.IslamicBooks.Website

فرقوں کا عقیدہ ہے۔ (ملاحظہ ہو مباحث فی عقیدۃ اھل السنۃ والجماعۃ للدکتور ناصر العقل. ص ۹-۱۰)

۲۔سنت کا مفہوم

لغت میں 'سنت' طریقہ کو کہتے ہیں خواہ وہ پسندیدہ ہو یا ناپسندیدہ اور علماء اسلام کی اصطلاح میں علم واعتقاد اور قول وعمل میں جو رسول اللہ ﷺ اور آپؐ کے اصحاب کا طریقہ ہے اسے سنت کہتے ہیں۔ اسی سنت کی اتباع ضروری ہے اور اسی سنت کے متبعین کی تعریف کی گئی ہے اور اسی کے مخالفین کی مذمت کی گئی ہے اسی لئے کہا جاتا ہے کہ "فلان من اھل السنۃ" یعنی فلاں شخص صحیح راستے پر ہے (ملاحظہ ہو مباحث فی عقیدۃ اھل السنۃ والجماعۃ للدکتور ناصر العقل. ص ۳)

حافظ ابن رجب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سنت وہ راستہ ہے جس پر چلا جائے اور کامل سنت یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور خلفائے راشدین کے اعتقادات، اعمال واقوال کو اختیار کیا جائے۔ (جامع العلوم والحکم ۱/۱۲۰)

شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سنت وہ ہے جس پر شرعی دلیل ہو کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت ہے چاہے رسول ﷺ نے اس کو کیا ہو یا آپؐ کے زمانے میں کیا گیا ہو یا آپؐ نے نہ کیا ہو اور نہ

Www.IslamicBooks.Website

ہی آپؐ کے زمانے میں کیا گیا ہو کیوں کہ اس وقت اس کی ضرورت نہ پیش آئی ہو یا کوئی چیز مانع رہی ہو۔ لہٰذا سنت اس معنی میں ظاہری اور باطنی طور پر رسول اللہ ﷺ کے آثار کی اتباع اور سابقین اولین، مہاجرین وانصار کے آثار کی اتباع کو کہیں گے۔ (مجموع فتاویٰ ابن تیمیہ ۲۱/ ۳۱۷)

۳۔ جماعت کا مفہوم

اس کا مادہ 'جَمَعَ' ہے۔ جس کے معنی ہیں اکٹھا ہونا، یہ متفرق کا ضد ہے علماء کی اصطلاح میں جماعت سے مراد سلف امت یعنی صحابہ، تابعین اور قیامت تک ان کی اتباع کرنے والے لوگ ہیں جو حق صریح یعنی کتاب وسنت پر جمع ہوئے۔ (شرح العقیدة الطحاویة: ص ٦٨)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ جماعت وہ ہے جو حق کی موافقت کرے اگر چہ تم تنہا ہی کیوں نہ ہو۔ نعیم بن حماد کہتے ہیں کہ جب جماعت فاسد ہو جائے تو تم فاسد ہونے سے پہلے جماعت جس چیز پر تھی وہ اختیار کرو اگر چہ تم تنہا ہی کیوں نہ ہو، اس لئے کہ اس وقت تم ہی جماعت ہو۔ (ابن القیمؒ نے اس کو اغاثة اللهفان ۱/ ۷۰ میں بیان کیا ہے اور اسے بیہقی کی طرف منسوب کیا ہے)

Www.IslamicBooks.Website

دوسری فصل

اہلسنت کے نام اور صفات

۱۔ اہل السنّت والجماعت: 'اہل سنت والجماعت' وہ لوگ ہیں جو اس طریقے پر ہیں جس پر رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام تھے یہ وہ لوگ ہیں جو رسول اللہ ﷺ کی سنت کو مضبوطی سے تھامے رہے ہیں، چاہے صحابہؓ ہوں یا تابعینؒ یا ان کی اتباع کرنے والے ائمہ اور عام لوگ، یہ لوگ ہر جگہ ہر زمانے میں پائے گئے ہیں اور قیامت تک باقی رہیں گے۔ یہ چونکہ قول وعمل اور اعتقاد میں رسول اللہ ﷺ کی سنت کو ظاہری اور باطنی طور پر پکڑے ہوئے ہیں اس لئے حقیقی ''اہل سنت والجماعت'' یہی ہیں۔

حضرت عوف بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہود کے اکہتر فرقے ہوئے ان میں ایک جنت میں جائے گا اور ستر جہنم میں جائیں گے اور نصاریٰ کے بہتر فرقے ہوئے ان میں ایک جنت میں جائے گا اور اکہتر جہنم میں جائیں گے اور اس ذات کی قسم

Www.IslamicBooks.Website

جس کے قبضے میں محمدؐ کی جان ہے میری امت کے تہتر فرقے ہوں گے ان میں ایک جنت میں جائے گا اور بہتر جہنم میں جائیں گے۔ آپ ﷺ سے کہا گیا کہ اے اللہ کے رسول وہ کون لوگ ہیں (جو جنت میں جائیں گے) آپؐ نے فرمایا کہ وہ 'جماعت' (یعنی اہل سنت والجماعت) ہے (ابن ماجة)

اور ترمذی میں حضرت عبداللہ بن عمرؓو کی روایت ہے کہ لوگوں نے کہا کہ اے اللہ کے رسولؐ وہ کون فرقہ ہے جو جنت میں جائے گا آپؐ نے فرمایا جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں (سنن ترمذی، کتاب الایمان)

۲-الفرقۃ الناجیہ

اس فرقے کا نام فرقہ ناجیہ ہے کیوں کہ صرف وہی جہنم سے نجات پانے والے لوگ ہوں گے اور بقیہ سارے فرقے کے لوگ جہنم میں جائیں گے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے۔ (ملاحظہ ہو اصول اهل السنة والجماعة للعلامة صالح بن فوزان . ص ۱۱)

۳-الطائفۃ المنصورۃ

(وہ جماعت جو غالب رہے گی) حضرت معاویۃؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت میں ایک جماعت اللہ کے

Www.IslamicBooks.Website

احکام کو نافذ کرے گی اور جو ان کو رسوا کرنا چاہے گا یا ان کی مخالفت کرے گا وہ ان کو کچھ بھی نقصان نہیں پہونچا سکتا، یہاں تک کہ اللہ کے حکم سے وہ لوگوں پر غالب ہوں گے۔ (متفق علیہ)

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے بھی اسی طرح روایت ہے (متفق علیہ)

حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں ایک جماعت ہمیشہ حق پر غالب رہے گی اور جو ان کو رسوا کرنا چاہے گا وہ ان کو نقصان نہیں پہوچا سکتا، یہاں تک کہ اللہ کا حکم آئیگا اور وہ اسی طرح غالب رہیں گے۔ (مسلم)

حضرت جابرؓ بن عبد اللہؓ سے بھی اسی طرح مروی ہے (مسلم)

۴- کتاب و سنت کو مضبوطی سے پکڑنے والے

یہ وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"ما انا علیہ و اصحابی" جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں

۵- صالح اسوۃ

وہ لوگ ہیں جو خود بھی حق پر عمل کرتے ہیں اور دوسروں کو حق کی دعوت دیتے ہیں اور لوگوں

Www.IslamicBooks.Website

کے لئے بہترین نمونہ ہیں۔

أیوب سختیانی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جوان اور عجمی کے لئے یہ چیز باعث سعادت ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو سنت کا عالم بنائے (شرح اصول اعتقاد اهل السنة والجماعة لکائی (۱/ ٦٦ برقم ۳۰)

فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اللہ کے کچھ بندے ہیں جن کے ذریعے وہ شہروں کو زندہ کئے ہوئے ہیں اور وہ 'اہل سنت' ہیں۔ اور جو یہ سمجھ لے کہ اسکے پیٹ میں جو چیز داخل ہو وہ حلال ہو تو وہ حزب اللہ میں سے ہے۔ (المرجع السابق ۱/ ۷۲ برقم ۵۱)

۶۔ اہل سنت لوگوں میں سب سے بہتر ہیں

ابوبکر بن عیاش سے پوچھا گیا کہ "سنّی" کون ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ جب خواہشات کا ذکر اس کے سامنے کیا جائے تو وہ ان کی طرف بالکل مائل نہ ہو۔ (شرح اصول لاعتقاد اهل السنة والجماعة لکائی ۱/ ۷۲ برقم ۵۳)

امام ابن تیمیہؒ کہتے ہیں اہل سنت امت میں سب سے بہتر اور معتدل لوگ ہیں جو صراط مستقیم پر ہیں۔ (فتاویٰ ابن تیمیہ ۳/ ۳٦۸)

Www.IslamicBooks.Website

۷-اہل سنت وہ لوگ ہیں جن کو غرباء (اجنبی لوگ) کہا گیا ہے، جب لوگ برائیوں میں مبتلا ہوں۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام اجنبی بن کر ظاہر ہوا اور اجنبی بن کر ہی لوٹے گا پس اجنبیوں کے لئے خیر ہے۔(مسلم)

مسند احمد میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ 'غرباء' کون لوگ ہیں تو آپؐ نے فرمایا "النزاع من القبائل" جو لوگ اپنے خاندان و قبیلے سے نکال دئے گئے ہوں۔
(مسند احمد ۱/ ۳۸۹)

اور مسند احمد ہی میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ غرباء کون ہیں تو آپؐ نے فرمایا: وہ چند نیک لوگ ہیں جو زیادہ برے لوگوں کے درمیان رہتے ہیں اور ان کی نافرمانی کرنے والے لوگ ان کی اطاعت کرنے والے لوگوں سے زیادہ ہیں۔ (مسند احمد ۲/ ۱۷۷) ایک دوسری راویت میں ہے کہ غرباء وہ لوگ ہیں کہ جب لوگ برائیوں میں

Www.IslamicBooks.Website

مبتلا ہوں تو وہ راہ راست پر ہوں (مسند احمد ۴ر ۱۷۳)

لہٰذا اہل سنت وہ اجنبی لوگ ہوئے جو بدعتوں اور اپنی خواہشات کی اتباع کرنے والوں کے درمیان رہتے ہیں۔

۸-اہلسنت علم کے حامل ہیں

اہل سنت وہ لوگ ہیں جو علم کے حامل ہیں اور جو تحریف وتاویل کی قباحت سے دور رہ کر علم کی حفاظت کرتے ہیں -ابن سیرینؒ کہتے ہیں کہ لوگ پہلے اسناد کے بارے میں نہیں پوچھتے تھے لیکن جب فتنہ پھیل گیا تو لوگوں نے پوچھنا شروع کیا کہ اپنے رجال کا نام لو، لہٰذا وہ اگر اہل سنت ہوتے تو ان کی حدیث لی جاتی اور اگر وہ اہل بدعت ہوتے تو ان کی حدیث نہیں لی جاتی۔(مسلم فی المقدمة باب الاسناد من الدین)

۹-اہل سنت وہ ہیں جن کی جدائی سے لوگ رنجیدہ ہوجائیں

ابو ایوب سختیانیؒ کہتے ہیں کہ جب مجھے کسی اہل سنت کے موت کی خبر دی جاتی تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میرے بعض اعضاء کھو گئے ہیں، اور کہتے ہیں کہ جو لوگ اہل سنت کے موت کی تمنا کرتے ہیں وہ اللہ

Www.IslamicBooks.Website

کے نور کو اپنے منہ سے بجھانا چاہتے ہیں اور اللہ اپنے نور کو پورا کرنے والا ہے اگرچہ کافروں کو ناگوار گذرے۔(شـــــرح اصول اعتقاد اهل السنة والجماعة للالكائى ۶۸/۱ برقم ۳۵)

Www.IslamicBooks.Website

تیسری فصل

سنت مطلق نعمت ہے

نعمت کی دو قسمیں ہیں، ایک مطلق نعمت اور دوسری مقید نعمت۔

مطلق نعمت مطلق نعمت وہ ہے جو ہمیشہ کے لئے سعادت کا باعث بنے، جیسے اسلام کی نعمت، سنت کی نعمت، دنیا و آخرت میں عافیت کی نعمت۔ انہیں تینوں چیزوں پر دنیا و آخرت کی کامیابی کا انحصار ہے۔

اللہ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم اسلام اور سنت کی نعمت کو اور اہل سنت کے راستے پر چلنے کی دعا ہر نماز میں مانگیں اور جو اہل سنت کے راستے پر چلیں گے وہ انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ اٹھائے جائیں گے، جیسا کہ فرمایا: ﴿و من یطع اللہ و الرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیهم من النبیین و الصدیقین و الشهداء و الصلحین و حسن اولئک رفیقا﴾ (النساء: ٦٩) ترجمہ: اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کی اور رسول کی فرماں برداری کرتے ہیں وہ ان

Www.IslamicBooks.Website

لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا ہے، جیسے نبی اور صدیق اور شہداء اور نیک لوگ، یہ بہترین رفیق ہیں۔ یہ چاروں قسم کے لوگ وہ ہیں جن کو مطلق نعمت حاصل ہے، اور اس آیت میں بھی انہیں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے ﴿ **اليوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا** ﴾ (مائدة :۳)
ترجمہ: آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کردیا اور تم پر اپنا انعام پورا کردیا اور تمہارے لئے اسلام کے دین ہونے پر رضامند ہو گیا۔

حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کہتے ہیں کہ ایمان کے کچھ حدود و فرائض اور سنن و شرائع ہیں جس نے ان کو مکمل کیا اس نے ایمان کو مکمل کیا۔
(بخاری معلقا فی کتاب الایمان)

اور دین سے مراد اللہ کی وہ شریعت ہے جو اوامر و نواہی اور اللہ کی پسندیدہ چیزوں پر مشتمل ہے۔ مطلق نعمت صرف مؤمنوں کے لئے خاص ہے اور اس سے اسلام اور سنت کی نعمت مراد ہے جس پر صحیح معنوں میں خوشی کا اظہار کرنا چاہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿ **قل بفضل اللہ و برحمته فبذلک فلیفرحوا ھو خیر مما یجمعون** ﴾ (یونس: ۵۸) ترجمہ: آپ کہہ دیجئے کہ بس لوگوں کو اللہ

Www.IslamicBooks.Website

کے اس انعام اور رحمت پر خوش ہونا چاہیے، وہ اس سے بدر جہا بہتر ہے جس کو لوگ جمع کر رہے ہیں۔

سلف صالحین کا کہنا ہے کہ یہاں اللہ کے فضل و رحمت سے مراد اسلام اور سنت ہے۔ اور اسلام و سنت کی محبت دل میں جتنی زیادہ جاگزیں ہوگی اتنی ہی زیادہ خوشی حاصل ہوگی، غم وحزن کا خاتمہ ہوگا اور خوف امن میں تبدیل ہو جائے گا۔

مقید نعمت مقید نعمت جیسے صحت، عافیت، کثرت مال و اولاد، جاہ و منصب، خوبصورت بیوی وغیرہ۔ یہ نعمت مؤمن و کافر نیک و بد کے درمیان مشترک ہے، اور کافروں کے لئے یہ فریب دینے والی ہیں پھر اس کے لئے عذاب ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

چوتھی فصل

سنت کا مقام

سنت اللہ کا وہ مضبوط قلعہ ہے کہ اس کے اندر جو داخل ہوا وہ مامون ہو گیا یہ وہ باب اعظم ہے کہ اس پر پہونچنے کے بعد آدمی اللہ تک پہنچ جائے گا، اس کی روشنی اہل سنت کے سامنے اس وقت دوڑے گی جب اہل بدعت کی روشنی ماند پڑ جائے گی۔ اہل سنت کے چہرے اس وقت روشن ہوں گے جب اہل بدعت کے چہرے پر سیاہی ہوگی، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ﴿یوم تبیض وجوہ و تسود وجوہ﴾ (آل عمران:۱۰۶)

ترجمہ: جس دن بعض چہرے سفید ہوں گے اور بعض سیاہ

حضرت عبد اللہ بن عباس ؓ کہتے ہیں کہ جن کے چہرے سفید ہوں گے ان سے مراد اہل سنت والجماعت ہیں اور جن کے چہرے سیاہ ہوں گے ان سے مراد اہل بدعت والافتراق ہیں۔ (اجتماع الجیوش لابن قیم ۲/ ۳۹، تفسیر ابن کثیر ۱/ ۳۶۹.)

سنت حیات اور نور ہے جس سے بندے کو سعادت و ہدایت اور

Www.IslamicBooks.Website

کامیابی حاصل ہوگی، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ﴿أو من كان ميتا فاحيينٰه و جعلنا له نوراً يمشي به في الناس كمن مثله في الظلمٰت ليس بخارج منها كذلك زين للكفرين ما كانوا يعملون﴾ (انعام : ۱۲۲) ترجمہ: ایسا شخص جو پہلے مردہ تھا پھر ہم نے اس کو زندہ کر دیا اور ہم نے اس کو ایسا نور دے دیا کہ وہ اس کو لئے ہوئے آدمیوں میں چلتا پھرتا ہے، کیا ایسا شخص اس کی طرح ہو سکتا ہے جو تاریکیوں سے نکل ہی نہیں پاتا۔ اسی طرح کافروں کو ان کے اعمال خوشنما معلوم ہوا کرتے ہیں۔

Www.IslamicBooks.Website

پانچویں فصل

اہل سنت اور اہل بدعت کا مقام

اہل سنت کا مقام

اہل سنت کا دل زندہ اور روشن ہوتا ہے

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حیات اور نور کا ذکر کئی مقام پر کیا ہے اور اسے اہل ایمان کی صفت بتائی ہے اس لئے کہ زندہ اور روشن دل ہی اللہ کی حقیقت کو سمجھے گا، اور اس کی اطاعت وفرمانبرداری کرے گا، اس کی وحدانیت کا اقرار کرے گا اور اس کے رسولؐ کی پیروی کرے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگتے تھے کہ اے اللہ تو میرے لئے نور پیدا کر میرے دل میں، میرے کان میں، میری آنکھ میں، میری زبان میں، میرے اوپر، میرے نیچے، میرے دائیں جانب، میرے بائیں جانب، میرے آگے میرے پیچھے، میری ذات کو نور بنا، اور نور پیدا کر میرے چمڑے میں، میرے گوشت میں، میرے خون میں، میری ہڈی میں۔

Www.IslamicBooks.Website

اس طرح آپ اپنی ذات کے لئے اپنے حواس ظاہرہ وباطنہ کے لئے اور اپنے اردگرد کے لئے نور کا مطالبہ کرتے تھے۔

مؤمن کے داخل ہونے کی جگہ اور نکلنے کی جگہ میں نور ہوتا ہے، اس کا قول و عمل نور ہوتا ہے، یہ نور اس کے لئے قیامت کے دن اس کے ایمان واعمال کے مطابق قوی وضعیف حالت میں نمودار ہوگا اور اس کے سامنے اور دائیں جانب دوڑے گا اس میں بعض کا نور سورج کی طرح اور بعض کا ستارے کی طرح اور بعض کا لمبے کھجور کے درخت کی طرح اور بعض کا کھڑے ہوئے آدمی کی طرح اور بعض کا سب سے کم یہاں تک کہ بعض کو اس کے قدم کے انگوٹھے کے سرے پر نور عطا کیا جائے گا، جو کبھی روشن ہوگا اور کبھی بجھ جائے گا۔

(اجتماع الجیوش الاسلامیة لابن قیمؒ ۲/۳۸-۴۱)

اہل سنت کی علامتیں

اہل سنت کی علامتیں بہت سی ہیں جن کا ادراک عاقل لوگ ہی کر سکتے ہیں ان میں بعض علامتیں یہ ہیں۔

۱- کتاب وسنت کو مضبوطی سے پکڑے رہنا۔

۲- اصول وفروع میں کتاب وسنت کے حکم کو ماننا اور اسی کی طرف رجوع کرنا۔

Www.IslamicBooks.Website

٣- اہل سنت سے محبت کرنا اور اہل بدعت سے نفرت کرنا۔

٤- اپنی کم تعداد پر وحشت نہ کھانا بلکہ یہ سمجھنا کہ حق مؤمن کی گمشدہ چیز ہے وہ اس کو اختیار کرے گا چاہے لوگ اس کی مخالفت ہی کیوں نہ کریں۔

٥- قول وعمل میں سچا بننا اور کتاب وسنت کی صحیح تطبیق کرنا۔

٦- رسول اللہ ﷺ کے اسوہ کو اختیار کرنا جو سراپا قرآن تھا (ملاحظہ ہو امام ابوعثمان الصابونی کی کتاب 'عقیدۃ السلف و اصحاب الحدیث، ص ١٤٧)

اہل بدعت کا مقام

اہل بدعت کا دل مردہ اور تاریک ہوتا ہے اور موت وظلمت کو اللہ تعالیٰ نے اس شخص کا وصف بتایا ہے جو ایمان سے نکل گیا ہو، اور مردہ تاریک دل وہ ہے جو اللہ کی حقیقت کو نہ سمجھے نہ اس کے رسول کی اطاعت کرے، ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے 'اموات غیر احیاء، کہا ہے یہ لوگ ہمیشہ تاریکی میں رہتے ہیں، ظلمت ان کی پوری زندگی میں چھائے رہتی ہے۔ ان کا دل تاریک ہوتا ہے چنانچہ وہ حق کو باطل اور باطل کو حق سمجھتے ہیں۔ ان کے اعمال واقوال تاریک ہوتے ہیں، ان کے تمام احوال بھی تاریک ہوتے ہیں، ان کی قبروں میں تاریکی ہوگی اور قیامت کے دن وہ نور سے محروم ہوں گے اور جہنم میں داخل کئے جائیں گے جہاں تاریکی ہی تاریکی ہوگی (اجتماع الجیوش الاسلامیہ لابن قیم ٢/ ٣٩-٤٠)

Www.IslamicBooks.Website

بحث نمبر۔ ۲

بدعت کی تاریکیاں

پہلی فصل

بدعت کا مفہوم

بدعت کا مفہوم اس کا مادہ 'بدع' ہے۔ بدعت لغت میں بلا کسی سابقہ مثال کے کسی چیز کے ایجاد کرنے کو کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿ بدیع السمٰوات والارض ﴾ (البقرہ: ۱۱۷) اللہ تعالیٰ آسمان اور زمین کو بلا کسی مثال کے پیدا کرنے والا ہے۔

شریعت میں بدعت دین مکمل ہو جانے کے بعد اس میں نئی چیز پیدا کرنا ہے۔ یا اس چیز کو کہتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے بعد ایجاد کی گئی ہو۔ علماء نے شرعی اصطلاح میں بدعت کی مختلف تعریفیں کی ہیں:

۱- شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کہتے ہیں کہ دین میں بدعت وہ ہے جس کو اللہ اور اس کے رسول نے مشروع نہ کیا ہو۔ یعنی جس کے کرنے کا حکم نہ دیا

Www.IslamicBooks.Website

ہو چاہے وہ امر ایجاب ہو۔ یا امر استحباب ہو وہ کہتے ہیں کہ بدعت کی دو قسمیں ہیں ایک کا تعلق اقوال و اعتقادات سے ہے اور دوسرے کا تعلق افعال و عبادات سے ہے لیکن دوسرا پہلے کو شامل ہے اور پہلا دوسرے کی طرف دعوت دیتا ہے (امام احمدؒ کے نزدیک اعمال عبادات اور عادات ہیں) لہٰذا عبادات میں اصل یہ ہے کہ جو اللہ نے مشروع کیا ہے وہی کیا جائے اور عادات میں اصل یہ ہے کہ جس چیز سے اللہ نے منع کیا ہے اسی سے رکا جائے، وہ مزید کہتے ہیں کہ بدعت وہ ہے جو کتاب وسنت اور اجماع سلف صالحین کے خلاف ہو، چاہے وہ اعتقادات ہوں یا عبادات جیسے خوارج، روافض، قدریہ اور جہمیہ کے اقوال یا وہ لوگ جو مسجدوں میں ناچ گانوں کے ساتھ عبادت کرتے ہیں۔ یا داڑھی مونڈھ کر یا حشیش کھا کر عبادت کرتے ہیں (فتاوی ابن تیمیہؒ)

۲- علامہ شاطبیؒ کہتے ہیں کہ بدعت دین میں وہ نیا راستہ ایجاد کرنا جو شریعت کے مشابہ معلوم ہو (لیکن حقیقت میں وہ شریعت کے مخالف ہو) اور جس پر چلنے کا مطلب دین میں غلو ہو۔

اور یہ ان لوگوں کی رائے ہے جو عادات کو بدعت کے معنی میں نہیں داخل کرتے، بدعت کو عبادت کے ساتھ خاص کرتے ہیں۔ البتہ جو

Www.IslamicBooks.Website

لوگ عادات کو بھی بدعت کے معنی میں داخل کرتے ہیں ان کا کہنا ہے کہ بدعت دین میں نیا راستہ ایجاد کرنا ہے جو شریعت کے مشابہ ہو (لیکن حقیقت میں شریعت کے مخالف ہو) اور جس پر چلنے کا مقصد وہی ہو جو شریعت کے راستے پر چلنے کا ہوتا ہے۔

پھر مزید فرماتے ہیں کہ عادات اگر بطور عادات ہوں تو ان کے اندر کوئی بدعت نہیں البتہ اگر ان سے عبادت مقصود ہو یا ان کے اندر عبادت کا پہلو بھی ہو تو ان کے اندر بدعت ہو سکتی ہے جیسے بیع وشراء، نکاح وطلاق وغیرہ جو شرعی شرائط وضوابط کے پابند ہیں اور جن میں مکلّف کے لئے کوئی اختیار نہیں۔ اس طرح انہوں نے دونوں تعریفوں کے درمیان تطبیق دینے کی کوشش کی ہے۔ (الاعتصام للشاطبی)

۳۔ حافظ ابن رجب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ بدعت سے مراد ایسی نئی چیز کا ایجاد کرنا ہے جس کا شریعت میں کوئی اصل نہ ہو جس پر اعتماد کیا جائے۔ اور اگر کوئی دلیل موجود ہو تو وہ شرعا بدعت نہیں ہے، اگرچہ لغتاً وہ بدعت ہو لہٰذا ہر نئی چیز خواہ اس کا تعلق اعتقادات سے ہو یا اعمال سے یا پھر ظاہری وباطنی اقوال سے اگر اس کا کوئی اصل نہیں ہے جس کی طرف رجوع کیا جا سکے تو وہ بدعت ہے اور دین اس سے بری ہے اور جو سلف کے اقوال میں بدعت حسنہ کی بات آئی ہے اس سے مراد لغوی بدعت ہے نہ

Www.IslamicBooks.Website

کہ شرعی بدعت جیسے کہ حضرت عمرؓ نے جب نماز تراویح باجماعت پڑھنے کا حکم دیا تو فرمایا"نعمة البدعة هٰذه" یہ اچھی بدعت ہے یہاں آپ کی مراد یہ تھی کہ فعل اس سے پہلے اس طرح نہیں تھا لیکن شریعت میں اس کی اصل موجود ہے۔ رسول اللہ ﷺ لوگوں کو تراویح کی نماز کے لئے ابھارتے تھے، آپؐ کے زمانے میں لوگ تراویح کی نماز مسجد میں مختلف جماعتوں میں اور تنہا تنہا پڑھتے تھے اور آپؐ نے خود لوگوں کو تراویح کی نماز باجماعت پڑھائی ہے پھر جماعت سے اسے پڑھنا آپؐ نے یہ کہہ کر چھوڑ دیا کہ کہیں مسلمانوں پر یہ نماز فرض نہ ہو جائے جو ان کے اوپر دشوار گذرے، لیکن رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد یہ خطرہ زائل ہو گیا تھا۔ (ملاحظہ ہو صحیح بخاری کتاب صلاة التراویح)

دوسری بات یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خلفاء راشدین کے طریقے کو اختیار کرنے کا حکم دیا ہے یہ خلفائے راشدین کی سنت میں سے ہے (جامع العلوم والحکم ۲/ ۱۲۹)

بدعت کی دو قسمیں ہیں ایک وہ بدعت جو کفر کے درجے میں ہے اور اس کا مرتکب اسلام سے نکل جاتا ہے۔ اور دوسری وہ بدعت ہے جو فسق کے درجے میں ہے اور جس کا مرتکب اسلام سے خارج نہیں ہوتا ہے (ملاحظہ ہو، الاعتصام للشاطبی ۲/ ۵۱۶)

Www.IslamicBooks.Website

دوسری فصل

عمل کے قبول ہونے کی شرطیں

اللہ کا تقرب حاصل کرنے کے لئے جو عمل کیا جائے اس کی قبولیت کے لئے دو شرطیں ہیں:

۱۔ایک یہ کہ وہ عمل خالص اللہ ہی کے لئے ہو اور اس کا کوئی شریک نہ ہو جیسے کہ حدیث میں ہے عمل کا دارو مدار نیت پر ہے اور ہر آدمی کے لئے وہی جو اس نے نیت کی ہے (متفق علیہ)

۲۔دوسری شرط یہ ہے کہ وہ اللہ کے رسول کے طریقے کے مطابق ہو جیسے کہ آپؐ نے فرمایا "من عمل عملاً لیس علیہ امرنا فھو رد" جس نے کوئی ایسا کام کیا جس کو ہم نے کرنے کا حکم نہیں دیا وہ مردود ہے (مسلم) لہٰذا جس کا عمل خالص اللہ کے لئے ہی ہو اور سنت کے مطابق ہو تو وہ مقبول ہوگا اور جس کا عمل خالص اللہ کے لئے نہ ہو تو وہ مردود ہوگا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿و قدمنا الی ما عملوا من عمل فجعلناہ ھباءً منثورا﴾ (فرقان: ۲۳) ترجمہ: اور

Www.IslamicBooks.Website

انہوں نے جو جو اعمال کئے تھے ہم نے ان کی طرف بڑھ کر انہیں پراگندہ ذروں کی طرح کردیا۔

اور جس کے عمل میں یہ دونوں مذکورہ چیزیں پائی جائیں گی وہ قرآن کریم کی ان آیات کے مطابق ہوگا۔

﴿ و من احسن دینا ممن أسلم وجهه لله وهو محسن ﴾ (النساء: ۱۲۵) ترجمہ: دین کے اعتبار سے اس سے اچھا کون ہے جو اپنے کو اللہ کے تابع کردے اور وہ نیکوکار بھی ہو۔

﴿بلیٰ من اسلم وجهه لله وهو محسن فله اجره عند ربه ولا خوف علیهم ولا هم یحزنون ﴾ (بقرة: ۱۱۲) ترجمہ: سنو جو بھی اپنے آپ کو خلوص کے ساتھ اللہ کے سامنے جھکادے بے شک اسے اس کا رب پورا بدلہ دے گا اس پر نہ تو کوئی خوف ہوگا، نہ غم اور نہ اداسی، لہٰذا حضرت عمرؓ کی حدیث "انما الاعمال بالنیات" "اعمال باطنہ" کے لئے میزان ہے اور حضرت عائشہؓ کی حدیث "من عمل عملا لیس علیه امرنا فهو ردّ" اعمال ظاہرہ کے لئے میزان ہے۔ تو پورا کا پورا دین ان حدیثوں میں سماجاتا ہے، اصول وفروع اور ظاہر و باطن، اقوال وافعال ہر اعتبار سے۔ امام نووی نے حضرت عائشہؓ کی

Www.IslamicBooks.Website

حدیث پر تفصیل سے نفسیاتی بحث کی ہے وہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث ''جس نے ہمارے اس دین میں کوئی ایسی چیز نکالی جو پہلے سے اس میں موجود نہیں وہ مردود ہے'' اور ایک روایت میں ہے کہ ''جس نے کوئی ایسا کام کیا جس کو ہم نے کرنے کا حکم نہیں دیا وہ مردود ہے یہ اسلام کے اصول وقواعد میں ایک بڑا اصل ہے اور رسول اللہ ﷺ کے جوامع کلم میں سے ہے اور صریح طور پر ہر بدعت کی تردید کرتی ہے۔ اور اگر پہلی روایت کی بنیاد پر کوئی بدعتی یہ کہے کہ میں نے تو اسے ایجاد نہیں کیا بلکہ کسی دوسرے نے ایجاد کیا ہے تو اس کا جواب دوسری روایت سے دیا جاسکتا ہے جس میں ہے کہ ہر بدعت مردود ہے چاہے اس کے کرنے والے نے خود ایجاد کیا ہو یا دوسرے نے ایجاد کیا ہو۔

(شرح نووی علی صحیح مسلم ۱۴/ ۲۵۷)

Www.IslamicBooks.Website

تیسری فصل

دین میں بدعت کی مذمت

کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بدعت کی مذمت کے سلسلے میں بہت سے نصوص وارد ہیں اور صحابہ وتابعین نے بھی اس سے لوگوں کو آگاہ کیا ہے

بدعت کی مذمت قرآن سے

مثلاً اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿ھو الذی انزل علیک الکتاب منہ آیٰت محکمٰت ھن ام الکتاب و اُخر متشٰبھٰت فامّا الذین فی قلوبھم زیغ فیتبعون ما تشٰبہ منہ ابتغاء الفتنۃ و ابتغاء تاویلہ، و ما یعلم تاویلہ الا اللہ﴾ (آل عمران: ۷) ترجمہ: وہی اللہ تعالیٰ ہے جس نے تجھ پر کتاب اتاری جس میں واضح مضبوط آیتیں ہیں جو اصل کتاب ہیں اور بعض متشابہ آیتیں ہیں، پس جن کے دلوں میں کجی ہے وہ تو اس کے متشابہ آیتوں کے پیچھے لگ جاتے ہیں فتنے کی طلب اور ان کی مراد کی جستجو کے لئے، حالانکہ ان کے حقیقی مراد کو سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا۔

Www.IslamicBooks.Website

علامہ شاطبیؒ نے کچھ ایسے آثار کا ذکر کیا ہے جو اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں ہے جو قرآن کریم کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں اور وہ خوارج یا ان کے مثل ہیں۔

(الاعتصام للشاطبی ۱/ ۷۰-۷۶)

۲-اللہ تعالیٰ نے فرمایا:﴿و أن ھٰذا صراطی مستقیما فاتبعوہ و لا تتبعوا السُّبُل فتفرق بکم عن سبیلہ ذلکم وصّٰکم بہ لعلکم تتقون﴾ (انعام : ۱۵٤) ترجمہ: اور یہ (دین) میرا راستہ ہے جو مستقیم ہے اس لئے اس راہ پر چلو اور دوسری راہوں پر مت چلو کہ وہ راہیں تم کو اللہ کی راہ سے جدا کر دیں گی اسکو اپنانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے تم کو تاکیدی حکم دیا ہے تا کہ تم پرہیز گاری اختیار کرو۔ یہاں صراط مستقیم سے مراد اللہ اور اس کے رسول کا راستہ ہے اور سبل (دوسری راہوں) سے مراد اہل بدعت کا راستہ ہے، اس آیت میں اہل بدعت کے تمام راستوں سے روکا گیا ہے۔

۳-اللہ تعالیٰ نے فرمایا:﴿ وعلی اللہ قصد السبیل و منھا جائر و لو شاء لھدٰکم اجمعین﴾ (نحل: ۹) ترجمہ: اور اللہ پر سیدھی راہ کا بتا دینا ہے اور بعض ٹیڑھی راہیں ہیں اگر وہ چاہتا تو تم سب

Www.IslamicBooks.Website

کوراہ راست پر لگا دیتا۔ (یہاں قصد السبیل سے مراد حق کا راستہ ہے اور ٹیڑھی راہوں سے مراد اہل بدعت کی راہیں ہیں)

۴۔اور فرمایا: ﴿ ان الذین فرقوا دینھم و کانوا شیعا لست منھم فی شیء انما امرھم إلی اللہ ثم ینبئھم بما کانوا یفعلون ﴾ (انعام:١٦٠) ترجمہ: بیشک جن لوگوں نے اپنے دین کو جدا جدا کر دیا اور گروہ گروہ بٹ گئے آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں، پس ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے حوالے ہے پھر ان کو ان کا کیا ہوا ہم بتلا دیں گے۔ یہاں بھی خواہش کی اتباع کرنے والے گمراہ اور اہل بدعت مراد ہیں۔

۵۔اور فرمایا ﴿ ولا تکونوا من المشرکین ، من الذین فرقوا دینھم و کانوا شیعا کل حزب بما لدیھم فرحون ﴾ (روم: ٣١-٣٢) ترجمہ: اور مشرکین میں سے نہ ہو جاؤ، ان لوگوں میں سے جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور خود بھی الگ الگ گروہ میں بٹ گئے، ہر گروہ کے پاس جو چیز ہے اس میں وہ مگن ہے۔

٦۔اور فرمایا ﴿ فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبھم فتنۃ أو یصیبھم عذاب ألیم ﴾ (نور: ٦٣) ترجمہ: سنو

Www.IslamicBooks.Website

جولوگ حکم رسول کی مخالفت کرتے ہیں انہیں ڈرتے رہنا چاہئے کہ کہیں ان پر کوئی زبردست آفت نہ آپڑے یا انہیں دردناک عذاب نہ پہنچے۔

۷-اورفرمایا: ﴿قل هو القادر علىٰ أن يبعث عليكم عذابا من فوقكم أو من تحت ارجلكم أو يلبسكم شيعا﴾ (انعام: ٦٥) ترجمہ: آپ کہہ دیجئے کہ اس پر بھی وہی قادر ہے کہ تم پر کوئی عذاب تمہارے اوپر سے بھیج دے یا تمہارے نیچے سے یا تمہارے اندر تفرقہ پیدا کر کے سب کو بھڑا دے۔

۸-اورفرمایا: ﴿ولا يزالون مختلفين الا من رّحم ربك﴾ (هود: ۱۱۸، ۱۱۹) ترجمہ: وہ تو برابر اختلاف کرنے والے ہی رہیں گے بجز ان کے جن پر آپ کا رب رحم فرمائے۔

بدعت کی مذمت میں بہت سی حدیثیں بھی ہیں

۱۔حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ جس نے ہمارے اس دین میں کوئی ایسی چیز نکالی جو اس میں سے نہیں ہے وہ مردود ہے۔ (متفق عليه)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس کو ہم نے کرنے کا حکم نہیں دیا وہ مردود ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

۲-حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے خطبے میں یہ پڑھتے تھے "اما بعد، سب سے بہتر حدیث کتاب اللہ ہے اور سب سے اچھا طریقہ طریقۂ محمدی ہے اور بدترین امور دین میں ایجاد کردہ چیزیں ہیں اور ہر بدعت ضلالت ہے" (مسلم)

۳-اور نسائی کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے خطبے میں پہلے اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے جس کا وہ اہل ہے پھر کہتے کہ اے اللہ جس کو تو ہدایت دے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جس کو گمراہ کرے اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں، سب سے سچا کلام کتاب اللہ ہے اور سب سے اچھا طریقہ محمد ﷺ کا طریقہ ہے اور بدترین امور دین میں ایجاد کردہ چیزیں ہیں اور دین میں ہر ایجاد کردہ چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی کا انجام جہنم ہے۔

۴-حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کسی کو ہدایت کی طرف بلایا اس کے لئے وہی ثواب ہے جو اس کی اتباع کرنے والے کے لئے ہے اور ان کے ثواب سے کچھ کم نہ کیا جائے گا اور جس نے کسی کو گمراہی کی طرف دعوت دی تو اس کے لئے وہی گناہ ہے جو اس کی اتباع کرنے والے کے لئے ہے اور ان کے

Www.IslamicBooks.Website

گناہوں میں سے کچھ کم نہ کیا جائے گا۔ (مسلم)

۵۔ حضرت جریر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اسلام میں کوئی اچھا راستہ نکالا تو اس کو اس کا ثواب ملے گا، اور اس کے بعد اس پر عمل کرنے والوں کا ثواب بھی اسے ملے گا بغیر ان کے ثواب میں کچھ کمی کئے ہوئے اور جس نے اسلام میں کوئی برا راستہ نکالا تو اس کے اوپر اس کا گناہ ہوگا اور اس کے بعد اس پر عمل کرنے والوں کا گناہ بھی اس پر ہوگا بغیر ان کے گناہوں میں کچھ کمی کئے ہوئے (مسلم)

۶۔ حضرت عرباض بن ساریہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک ایسی نصیحت فرمائی جس سے دل خوف زدہ ہو گئے اور آنکھیں اشک بار ہو گئیں، ہم نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ معلوم ہوتا ہے کہ یہ الوداعی وعظ ہے لہٰذا آپ ہمیں کچھ وصیت کیجئے، آپ نے فرمایا کہ میں تم کو اللہ کے تقویٰ اور اس کی فرمانبرداری کی وصیت کرتا ہوں اور اگر چہ کوئی حبشی غلام ہی امیر بن جائے تو اس کی اطاعت کرو۔ میرے بعد تم میں جو زندہ رہیں گے وہ عنقریب بہت سے اختلاف دیکھیں گے لہٰذا تم پر میری سنت اور میرے خلفاء راشدین کی

Www.IslamicBooks.Website

سنت کی پیروی لازم ہے، اس سنت پر تم مضبوطی سے کار بند رہنا اور دین میں نئی باتوں کے ایجاد کرنے سے بچتے رہنا اس لئے کہ ہر بدعت گمراہی ہے۔ (ابو داؤد)

۷۔ حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ لوگ رسول اللہ ﷺ سے خیر کے بارے میں پوچھتے تھے اور میں آپؐ سے شر کے بارے میں پوچھتا تھا اس خوف سے کہ کہیں وہ شر مجھے لاحق نہ ہو جائے۔ میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ ہم لوگ زمانۂ جاہلیت میں شر کے اندر مبتلا تھے، پھر اللہ نے ہمارے پاس اس خیر کو بھیجا تو کیا اس خیر کے بعد بھی کوئی برائی ہے آپؐ نے فرمایا ہاں میں نے کہا کیا اس شر کے بعد بھی کوئی خیر ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں لیکن اس کے اندر فساد ہے انہوں نے سوال کیا اس میں فساد کیا ہے آپؐ نے فرمایا کہ کچھ لوگ ہونگے جو میرے طریقے کے علاوہ دوسرا طریقہ نکالیں گے اور میرا بتایا ہوا راستہ چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کریں گے، تم ان میں سے بعض کو پہچانو گے اور بعض کو نہیں پہچانو گے میں نے کہا کیا اس خیر کے بعد بھی کوئی شر ہے آپؐ نے فرمایا ہاں جہنم کے دروازے پر کچھ بلانے والے ہوں گے جو ان کے پاس جائے گا وہ اس کو جہنم کے اندر پھینک دیں

Www.IslamicBooks.Website

گے میں نے کہا اے اللہ کے رسولؐ ہم سے ان کی صفت بیان کیجئے آپؐ نے فرمایا: ہاں ان کا چمڑا ہمارے ہی طرح ہوگا اور وہ ہماری ہی زبان بولیں گے میں نے کہا اے اللہ کے رسولؐ اگر یہ شر مجھے لاحق ہو جائے تو آپ کیا مشورہ دیتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ تم مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کو پکڑے رہو، میں نے کہا کہ اگر ان کی کوئی جماعت اور امام نہ ہو تو آپؐ نے فرمایا کہ پھر تم ان تمام فرقوں سے دور رہو اگر چہ تم کو ایک درخت کی جڑ پکڑ کر ہی کیوں نہ بیٹھنا پڑے یہاں تک کہ اسی حالت میں تمہاری موت آجائے (متفق علیہ)

۸۔ حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اما بعد: اے لوگوں میں انسان ہوں قریب ہے کہ میرے پاس میرے رب کا قاصد آجائے تو میں اس کو جواب دوں (یعنی میری موت آجائے) لہٰذا میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں ان میں پہلی چیز کتاب اللہ ہے جس کے اندر ہدایت اور نور ہے (وہ اللہ کی مضبوط رسی ہے جس نے اس کی اتباع کی وہ ہدایت پر ہے اور جس نے اس کو چھوڑ دیا وہ گمراہی پر ہے) لہٰذا تم کتاب اللہ کو مضبوطی سے تھام لو" (مسلم)

۹۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آخری

Www.IslamicBooks.Website

زمانے میں کچھ دجال اور کذاب ہوں گے جو تمہارے پاس ایسی حدیثیں لائیں گے جس کو تم نے اور نہ ہی تمہارے باپوں نے سنا ہوگا لہٰذا ان سے بچ کر رہنا تا کہ وہ گمراہ نہ کر پائیں اور تم کو فتنے میں نہ ڈالیں۔ (مسلم)

بدعت کی مذمت میں صحابہ کرام کے اقوال

۱- حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگوں میں صرف متبع ہوں، بدعتی نہیں ہوں، اگر میں درست رہوں تو تم میری اطاعت کرو اور اگر ٹیڑھا ہو جاؤں تو تم مجھے سیدھا کر دو۔ (الطبقات الکبری لابن سعد ۱۳۶/۳)

۲- حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم اپنے آپ کو اہل الرائی سے بچاؤ اس لئے کہ وہ سنت کے دشمن ہیں وہ احادیث یاد کرنے سے عاجز ہیں لہٰذا اپنی رائے بیان کرتے ہیں، وہ خود بھی گمراہ ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کر رہے ہیں۔ (اخرجہ اللالکائی فی شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ والجماعۃ ۳۹۱/۱ برقم ۱۲۰ والدارمی فی سننہ ۱/ ۴۷ برقم ۱۲۱)

۳- حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم اتباع کرو

Www.IslamicBooks.Website

بدعت کا کام مت کرو اتباع تمہارے لئے کافی ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے (ابن وضاح، فی ما جاء فی البدع ص ۴۳۔ والطبرانی فی المعجم الکبیر ۱۵۴/۹)

تابعین اور اتباع تابعین کے اقوال

۱۔ حضرت عمر بن عبد العزیزؒ نے ایک آدمی کے پاس خط لکھا جس میں کہا کہ میں تم کو اللہ کے لئے پرہیز گاری اختیار کرنے، اس کے معاملے میں سیدھا رہنے اور اس کے نبی کریم ﷺ کی سنت کی اتباع کرنے کی وصیت کرتا ہوں اور ان نئی چیزوں کو چھوڑنے کی وصیت کرتا ہوں جن کو لوگوں نے سنت کی موجودگی میں ایجاد کر رکھا ہے۔

(سنن ابی داؤد کتاب السنة)

۲۔ حسن بصریؒ کہتے ہیں کہ قول بغیر عمل کے درست نہیں ہے اور قول و عمل بغیر نیت کے درست نہیں ہے اور قول و عمل اور نیت بغیر سنت کے درست نہیں ہے۔ (اللالکائی فی شرح اصول اعتقاد اهل السنة والجماعة ۶۳/۱ برقم ۱۸)

۳۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ میرا فیصلہ اہل کلام کے بارے میں یہ

Www.IslamicBooks.Website

ہے کہ ان کو ڈنڈے سے مارا جائے اور اونٹ پر سوار کر کے انہیں بستی میں گھمایا جائے اور کہا جائے کہ یہ اس شخص کا بدلہ ہے جس نے کتاب و سنت کو چھوڑ دیا اور علم کلام کو اختیار کیا۔ (ابو نعيم في الحلية ۱۱۶/۹)

۴-امام مالکؒ کہتے ہیں کہ جس نے اسلام میں کوئی نئی چیز ایجاد کی اور اس کو اچھا سمجھتا ہے تو گویا اس نے یہ گمان کیا کہ محمد ﷺ نے رسالت میں خیانت کی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿ اليوم اكملت لكم دينكم ﴾ ترجمہ: آج میں نے تمہارے لئے دین کو مکمل کر دیا۔ تو جو چیز اس دن دین میں نہیں تھی وہ آج دین نہیں ہو سکتی۔ (الا عتصام للامام شاطبی ۱/ ۶۵)

۵-امام احمدؒ کہتے ہی کہ سنت کا اصول ہمارے نزدیک یہ ہے کہ اس چیز کو پکڑا جائے جس پر رسول اللہ ﷺ کے اصحاب تھے اور اسی کی پیروی کی جائے اور بدعت کو چھوڑ دیا جائے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور لڑائی جھگڑا ترک کر دیا جائے اور ان لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھا جائے جو اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں اور دین کے معاملے میں لڑائی جھگڑا نہ کیا جائے (شرح اصول اعتقاد اهل السنة والجماعة ۱/ ۱۷۶)

Www.IslamicBooks.Website

بدعت کئی وجہوں سے قابل مذمت ہے

۱- شریعت میں وحی کے بغیر صرف عقل سے رہنمائی نہیں کی جاسکتی، اور ایجاد کردہ بدعات اس قاعدہ کلیہ کے خلاف عمل ہیں۔

۲- شریعت مکمل ہو چکی ہے اس کے اندر کمی یا زیادتی نہیں کی جاسکتی۔

۳- بدعتی شریعت کا دشمن ہے۔

۴- بدعتی اپنے خواہشات کی اتباع کرتا ہے۔

۵- بدعتی شریعت کے وضع کرنے میں شارع کی مشابہت اختیار کرتا ہے کیونکہ شارع نے شریعت کو وضع کر دیا ہے اور مکلفین کے لئے اس پر چلنا لازمی قرار دیا ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

چوتھی فصل

بدعت کے اسباب

ا- جہالت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿و لا تقف ما لیس لک به علم ان السمع و البصر و الفواد کل اولئک کان عنه مسئولا ﴾ (اسراء: ٣٦) ترجمہ: جس بات کی تجھے خبر ہی نہ ہو اس کے پیچھے مت پڑ کیونکہ کان اور آنکھ اور دل ان میں سے ہر ایک کی پوچھ گچھ کی جانے والی ہے اور فرمایا: ﴿ قل انما حرم ربی الفواحش ما ظهر منها و ما بطن و الاثم و البغی بغیر الحق و ان تشرکوا بالله ما لم ینزل به سلطنا و ان تقولوا علی الله ما لا تعلمون ﴾ (اعراف: ٣٣) ترجمہ: آپ فرما دیجئے کہ میرے رب نے حرام کیا ہے ان تمام فحش باتوں کو جو علانیہ ہیں اور جو پوشیدہ ہیں اور ہر گناہ کی بات کو اور ناحق کسی پر ظلم کرنے کو اور اس بات کو کہ تم اللہ کے ساتھ کسی ایسی چیز کو شریک ٹھہراؤ جس کی اللہ نے کوئی سند نازل نہیں کی اور اس بات کو کہ تم

Www.IslamicBooks.Website

اللہ کے ذمے کوئی ایسی بات لگا دو، جس کو تم جانتے نہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ علم کو بندوں سے چھین کر ختم نہیں کرے گا بلکہ بتدریج علماء کو موت دے کر علم ختم کرے گا اور لوگوں میں صرف جاہل سردار رہ جائیں گے بغیر علم کے فتویٰ دیں گے اس طرح وہ خود گمراہ ہونگے اور دوسروں کو بھی گمراہ کردیں گے (متفق علیه)

۲۔ خواہشات کی پیروی

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿یا داؤد انا جعلنک خلیفة فی الارض فاحکم بین الناس بالحق و لا تتبع الھویٰ فیضلک عن سبیل الله ان الذین یضلون عن سبیل الله لھم عذاب شدید بما نسوا یوم الحساب﴾ (سوره ص: ٢٦)

ترجمہ: اے داؤد ہم نے تمہیں زمین میں خلیفہ بنا دیا تم لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلے کرو اور اپنی نفسانی خواہش کی پیروی نہ کرو ورنہ وہ تمہیں اللہ کی راہ سے بھٹکا دے گی یقیناً جو لوگ اللہ کی راہ سے بھٹک جاتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے اس لئے کہ انہوں نے

Www.IslamicBooks.Website

حساب کے دن کو بھلا دیا ہے۔

اور فرمایا: ﴿ولا تطع من اغفلنا قلبه عن ذکرنا واتبع هوٰه وکان امره فرطا﴾ (سورہ کھف:۲۸) ترجمہ: اس کا کہنا نہ ماننا جس کو ہم نے اپنے ذکر سے غافل کر دیا ہے اور جو اپنی خواہش کے پیچھے پڑا ہوا ہے اور جو حد سے گذر چکا ہے۔

اور فرمایا: ﴿افرأیت من اتخذ إلٰهه هوٰه واضله الله علیٰ علم وختم علیٰ سمعه و قلبه وجعل علیٰ بصره غشوة فمن یهدیه من بعد الله افلا تذکرون﴾ (جاثیة:۲۳) ترجمہ: کیا آپ نے اسے بھی دیکھا ہے جس نے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنا رکھا ہے باوجود سمجھ بوجھ کے اللہ نے اسے گمراہ کر دیا ہے اور اس کے کان اور دل پر مہر لگا دی ہے اور اس کی آنکھ پر بھی پردہ ڈال دیا ہے، اب ایسے شخص کو اللہ کے بعد کون ہدایت دے سکتا ہے کیا اب بھی تم نصیحت نہیں پکڑتے۔

اور فرمایا: ﴿ومن اضلّ ممن اتبع هوٰه بغیر هدی من الله﴾ (قصص:۵۰) ترجمہ: اور اس سے بڑھ کر بہکا ہوا کون ہے جو اپنی خواہش کے پیچھے پڑا ہو بغیر اللہ کی رہنمائی کے۔ اور فرمایا: ﴿ان

Www.IslamicBooks.Website

یتبعون الا الظن وما تھوی الا نفس ولقد جاء ھم من ربھم الھدی ﴾ (نجم : ۲۳) ترجمہ: یہ لوگ تو صرف اٹکل کے اور اپنی نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں حالانکہ ان کے رب کی طرف سے ان کے پاس ہدایت آچکی ہے۔

۳- متشابہ آیات کے پیچھے پڑنا

(بدعتی متشابہ چیزوں کے پیچھے پڑنے سے ہی بدعات میں مبتلا ہوتے ہیں۔)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿ ھو الذی انزل علیک الکتٰب منہ آیات محکمٰت ھن ام الکتٰب و اُخر متشابھٰت فاما الذین فی قلوبھم زیغ فیتبعون ما تشٰبہ منہ ابتغاء الفتنۃ وابتغاء تاویلہ ، و ما یعلم تاویلہ الا اللہ والرٰسخون فی العلم یقولون اٰمنا بہ کل من عند ربنا و ما یذکر الا اولوا الالباب ﴾ (آل عمران: ۷) ترجمہ: وہی اللہ ہے جس نے تجھ پر کتاب اتاری ہے جس میں واضح مضبوط آیتیں ہیں جو اصل کتاب ہے اور اس میں بعض متشابہ آیات ہیں پس جن کے دلوں میں کجی ہے وہ تو اس کی

Www.IslamicBooks.Website

متشابہ آیتوں کے پیچھے لگ جاتے ہیں فتنے کی طلب اور ان کی مراد کی جستجو کے لئے ، حالانکہ ان کے حقیقی مراد کو سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا اور پختہ اور مضبوط علم والے یہی کہتے ہیں کہ ہم تو ان پر ایمان لا چکے یہ ہمارے رب کی طرف سے ہے اور نصیحت تو صرف عقل مند ہی حاصل کرتے ہیں۔

۴-صرف عقل پر اعتماد کرنا اور قرآن وسنت کے نصوص کو چھوڑ دینا

جس شخص نے قرآن وسنت کو ترک کر کے صرف اپنی عقل پر اعتماد کیا وہ گمراہ ہو گیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿و ما اتکم الرسول فخذوه و ما نهٰكم عنه فانتهوا و اتقوا الله ان الله شديد العقاب (حشر: ۷) ترجمہ: اور تمہیں جو کچھ رسول دیں اس کو لے لو اور جس سے روکیں اس سے رک جاؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو یقیناً اللہ تعالیٰ سخت عذاب دینے والا ہے۔

اور فرمایا: ﴿و ما كان لمؤمن ولا مومنة اذا قضى الله ورسوله أمراً ان يكون لهم الخيرة من أمرهم و من يعص

Www.IslamicBooks.Website

الله ورسوله فقد ضلّ ضلالاً مبينا ﴾ (احزاب : ٣٦) ترجمہ:
اور (دیکھو) کسی مومن مرد اور عورت کو اللہ اور اس کے رسول کے فیصلے
کے بعد اپنے کسی امر کا کوئی اختیار باقی نہیں رہتا (یاد رکھو) اللہ تعالیٰ اور
اس کے رسول کی جو کوئی بھی نافرمانی کرے گا وہ صریح گمراہی میں
پڑے گا۔

۵-باپ دادا کی تقلید اور مذہبی تعصب

بدعت کے اسباب میں سے آباء واجداد اور مشائخ کی تقلید اور مذہبی
تعصب بھی ہے کیونکہ اکثر بدعتی اس میں مبتلا ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ کا
فرمان ہے:﴿و اذا قیل لهم اتبعوا ما انزل الله قالوا بل نتبع
ما ألفینا علیه آباء نا ﴾ (بقرہ : ۱۷۰) ترجمہ: اور ان سے جب بھی
کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اتاری ہوئی کتاب کی تابعداری کرو تو
جواب دیتے ہیں کہ ہم تو اس طریقے کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے
اپنے باپ داداؤں کو پایا ہے۔ اور فرمایا: ﴿بل قالوا إنا وجدنا
آباء نا علی امة و انا علیٰ آثارهم مهتدون ﴾ (زخرف:۲۲)
ترجمہ: بلکہ کہنے لگے کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک راستہ پر پایا ہے

Www.IslamicBooks.Website

اور ہم انہیں کے قدم بقدم چل رہے ہیں۔ اور اہل بدعت کیلئے ان کے اعمال کومزین کردیا گیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿ افمن زین لہ سوء عملہ فرأ حسنا فان اللہ یضل من یشاء و یھدی من یشاء فلا تذھب نفسک علیھم حسرات ان اللہ علیم بما یصنعون (فاطر : ۸) ترجمہ: کیاوہ شخص جس کے لئے اس کے برے اعمال مزین کردئے گئے ہیں پس وہ انہیں اچھا سمجھتا ہے (کیاوہ ہدایت یافتہ شخص جیسا ہے) یقین مانو کہ اللہ جسے چاہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہے راہ راست دکھاتا ہے، پس آپ کو ان پر غمزدہ ہوکر اپنی جان ہلاکت میں نہیں ڈالنی چاہیئے اور وہ جو کچھ کر رہے ہیں اس سے یقیناً اللہ تعالیٰ بخوبی واقف ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اہل بدعت کی حالت اس طرح بیان کی ہے ﴿ یوم تقلب جوھھم فی النار یقولون یلیتنا اطعنا اللہ و أطعنا الرسولا و قالوا ربنا إنا أطعنا سادتنا و کبرائنا فاضلونا السبیلا، ربنا آتھم ضعفین من العذاب و العنھم لعنا کبیراً ﴾ (احزاب : ۶۶-۶۸) ترجمہ: جس دن ان کے چہرے آگ میں الٹ پلٹ کئے جائیں گے تو وہ (حسرت و افسوس سے) کہیں گے کاش ہم اللہ اور رسول ؐ کی اطاعت

Www.IslamicBooks.Website

کرتے ۔ اور کہیں گے اے ہمارے رب ہم نے اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کی مانی جنہوں نے ہمیں راہ راست سے بھٹکا دیا، پروردگار تو انہیں دوگنا عذاب دے اور ان پر بہت بڑی آفت نازل فرما۔

۶- برے لوگوں کے ساتھ رہنا

بدعت کے اسباب میں سے برے لوگوں کی صحبت بھی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:﴿ و یوم یعضّ الظالم علیٰ یدیہ یقول یلیتنی اتخذت مع الرسول سبیلا ، یٰویلتی لیتنی لم اتخذ فلانا خلیلاً ، لقد اضلنی عن الذکر بعد إذ جاء نی و کان الشیطان للانسان خذولا ﴾ (فرقان: ۲۷۔۲۹)

ترجمہ: اور اس دن ظالم شخص اپنے ہاتھوں کو چبا کر کہے گا ہائے کاش کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ اختیار کی ہوتی، ہائے افسوس کاش میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا اس نے مجھ کو نصیحت کے میرے پاس آنے کی کے بعد گمراہ کر دیا اور شیطان تو انسان کو وقت پر دغا دینے والا ہے۔

اور فرمایا:﴿ و اذا رأیت الذین یخوضون فی آیاتنا فاعرض عنھم حتیٰ یخوضوا فی حدیث غیرہ ، و اما

Www.IslamicBooks.Website

ینسینک الشیطان فلا تقعد بعد الذکریٰ مع القوم الظالمین ﴾ (انعام : ٦٨) ترجمہ: اور جب ان لوگوں کو دیکھیں جو ہماری آیات میں عیب جوئی کر رہے ہوں تو ان لوگوں سے کنارہ کشی کر جائیں یہاں تک کہ لوگ کسی اور بات میں لگ جائیں اور اگر آپ کو شیطان بھلا دے تو یاد آنے کے بعد پھر ایسے ظالم لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھیں۔

اور فرمایا: ﴿ و قد نزل علیکم فی الکتٰب أن اذا سمعتم آیات اللہ یکفر بھا و یستھزأ بھا فلا تقعدوا معھم حتیٰ یخوضوا فی حدیث غیرہ، انکم اذا مثلھم ان اللہ جامع المنٰفقین و الکٰفرین فی جھنم جمیعاً ﴾ (نساء: ١٤٠) ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ تمہارے پاس اپنی کتاب میں یہ حکم اتار چکا ہے کہ جب تم کسی مجلس والے کو اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے ساتھ کفر کرتے اور مذاق اڑاتے ہوئے سنو تو اس مجمع میں ان کے ساتھ نہ بیٹھو جب تک کہ وہ اس کے علاوہ اور باتیں نہ کرنے لگیں (ورنہ) تم بھی اس وقت انہیں جیسے ہو جاؤ گے یقیناً اللہ تعالیٰ تمام کافروں اور تمام منافقوں کو جہنم میں جمع کرنے والا ہے۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نیک اور برے ساتھی کی مثال ایسی ہی جیسے کہ کوئی شخص مشک لئے ہوئے ہو اور کوئی شخص لوہار کی بھٹی میں پھونکنے والا ہو لہٰذا مشک کو اٹھانے والا یا تو تم کو مشک عطا کرے گا یا

Www.IslamicBooks.Website

تم اس سے مشک خریدو گے یا اس کے پاس سے اچھی خوشبو تم کو ملے گی اور لوہار کی بھٹی میں پھونکنے والا یا تو تمہارا کپڑا جلا دے گا. یا تم کو اس سے گرمی اور بدبو ملے گی۔

۷-علماء کا سکوت اور علم کو چھپانا

بدعتوں کی ترویج واشاعت کے اسباب میں سے ایک سبب بدعات پر علماء کا سکوت ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿ان الذین یکتمون ما أنزلنا من البینٰت والھدیٰ من بعد ما بیّنٰہ للناس فی الکتٰب اولئک یلعنھم اللہ و یلعنھم اللعنون ، الا الذین تابوا و اصلحوا و بینوا فاولئک اتوب علیھم و أنا التواب الرّحیم﴾ (بقرہ: ۱۵۹-۱۶۰) ترجمہ: جو لوگ ہماری اتاری ہوئی دلیلوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں باوجودیکہ ہم اسے اپنی کتاب میں لوگوں کے لئے بیان کر چکے ہیں ان لوگوں پر اللہ کی اور تمام لعنت کرنے والوں کی لعنت ہے مگر وہ لوگ جو توبہ کرلیں اور اصلاح کرلیں اور بیان کردیں تو میں ان کی توبہ قبول کرلیتا ہوں اور میں توبہ قبول کرنے والا اور رحم و کرم کا برتاؤ کرنے والا ہوں۔

Www.IslamicBooks.Website

﴿ان الذين يكتمون ما أنزل الله من الكتٰب و يشترون به ثمناً قليلاً اولئك ما يا كلون فى بطونهم إلاّ النار ولا يُكلمهم الله يوم القيٰمة ولا يُزكّيهم ولهم عذاب اليم﴾ (بقرة : ١٧٤) ترجمہ: بیشک جولوگ اللہ تعالیٰ کی اتاری ہوئی کتاب چھپاتے ہیں اور اسے معمولی سی قیمت پر بیچتے ہیں یقین مانو کہ یہ اپنے پیٹ میں آگ بھر رہے ہیں، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان سے بات تک نہ کرے گا نہ انہیں پاک کرے گا بلکہ ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

اور فرمایا:﴿و اذ اخذ الله ميثاق الذين اوتوا الكتٰب لتُبيننه للناس و لا تكتمونه فنبذوه وراء ظهورهم و اشتروا به ثمناً قليلاً فبئس ما يشترون﴾(آل عمران : ١٨٧)ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب سے عہد لیا کہ تم اسے تمام لوگوں سے ضرور بیان کرو گے اور اسے نہیں چھپاؤ گے پھر بھی ان لوگوں نے اس عہد کو اپنی پیٹھ پیچھے ڈال دیا اور اسے بہت کم قیمت پر بیچ ڈالا ان کا یہ بیوپار بہت برا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ نے امت مسلمہ کی ایک جماعت پر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ واجب قرار دیا ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

اللہ کا ارشاد ہے: ﴿ولتکن منکم امة یدعون إلی الخیر و یامرون بالمعروف و ینھون عن المنکر واولئک ھم المفلحون﴾ (آل عمران: ١٠٤) ترجمہ: تم میں سے ایک ایسی جماعت ہونی چاہیئے جو بھلائی کی طرف لوگوں کو بلائے اور نیک کاموں کا حکم دے اور برے کاموں سے روکے اور یہی لوگ فلاح ونجات پانے والے ہیں۔

حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص تم میں سے بری چیز دیکھے اس کو اپنے ہاتھ سے روکے اور اگر اس کی طاقت نہ رکھے تو اپنی زبان سے روکے اور اگر اس کی بھی طاقت نہ رکھے تو اپنے دل میں برا سمجھے اور یہ ایمان کا سب سے کمزور درجہ ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھ سے پہلے اللہ تعالیٰ نے جب کسی امت میں نبی بھیجا تو اس کے لئے اسی امت میں سے کچھ ساتھی اور حواری بھی پیدا کیا جو ان کے طریقوں کو اختیار کرتے اور ان کے حکم کی پیروری کرتے، پھر ان کے بعد ایسے لوگ پیدا ہوئے جو ایسی چیزیں کہتے ہیں جس پر خود عمل نہیں کرتے ہیں اور وہ کام کرتے ہیں جس کا انہیں حکم نہیں دیا گیا جس نے ان سے

Www.IslamicBooks.Website

اپنے ہاتھ سے جہاد کیا وہ مومن ہے اور جس نے اپنی زبان سے جہاد کیا وہ مومن ہے، اور جس نے ان سے اپنے دل سے جہاد کیا وہ بھی مومن ہے ،اور اس کے بعد رائی کے دانے برابر بھی ایمان کا درجہ نہیں۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس سے کسی علم کے بارے میں پوچھا گیا جس کو وہ جانتا ہے لیکن اس نے اس کو چھپایا تو اس کو قیامت کے دن آگ کا لگام پہنایا جائے گا۔ (ترمذی)

٨- کفار کی مشابہت اختیار کرنا اور ان کی تقلید کرنا

(یہ بدعتوں کو پھیلانے کا بہت بڑا سبب ہے)

حضرت ابو واقد اللیثی سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حنین کی طرف نکلے اور ہم نئے نئے مسلمان ہوئے تھے ان لوگوں نے فتح مکہ کے وقت اسلام قبول کیا تھا وہ کہتے ہیں کہ ہم ایک درخت کے پاس سے گذرے تو رسول اللہ سے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ آپ ہمارے لئے بھی ایسے ہی کفار کی طرح ایک بابرکت درخت مقرر کر دیجئے جس پر ہم اپنا سامان لٹکائیں اور جس کے اردگرد جمع ہوں اور کفار مکے پاس ایک بیر کا درخت تھا جس کے اردگرد وہ چکر لگاتے اور

Www.IslamicBooks.Website

اس پر اپنے ہتھیاروں کو لٹکاتے تھے اور اس کو ''ذات انواط'' کہتے تھے آپؐ سے ہم نے جب یہ بات کہی تو آپؐ نے فرمایا اللہ اکبر اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے تم نے یہ بات ایسے ہی کہی ہے جیسے کہ بنو اسرائیل نے حضرت موسیٰ سے کہی تھی ﴿اجعل لنا الٰھا کما لھم آلھة قال انکم قوم تجھلون﴾ (اعراف : ۱۳۸)

ترجمہ: ہمارے لئے بھی ایک معبود ایسا ہی مقرر کر دیجئے جیسے ان کے یہ معبود ہیں تم ضرور ان لوگوں کا یہ طریقہ اختیار کرو گے جو تم سے پہلے تھے (ابو عاصم فی کتاب السنة ۱/ ۳۷) اس حدیث سے صاف پتہ چلتا ہے کہ کفار سے مشابہت ہی نے بنو اسرائیل کو اس قبیح مطالبہ پر ابھارا تھا اور مسلمانوں کو بھی اسی چیز نے اس مطالبہ پر ابھارا تھا۔

آج مسلمانوں میں یہ چیز غالب ہے کہ وہ کفار و مشرکین کی تقلید میں شرک و بدعت کا کام کرتے ہیں جیسے عید میلاد، قبروں پر عمارت بنانا، جنازے میں مختلف رسوم کو اختیار کرنا وغیرہ۔ حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اپنے سے پہلے لوگوں کی پیروی ایک ایک بالشت اور ایک ایک ہاتھ میں کرو گے یہاں تک کہ اگر وہ گوہ کے سوراخ میں داخل ہو جائیں تو تم بھی ایسا ہی کرو گے ہم نے کہا جن کی پیروی کی جائے گی کیا وہ یہود و نصاریٰ میں سے ہیں؟ آپؐ

Www.IslamicBooks.Website

نے فرمایا پھر کون ؟ (متفق علیه)

امام نوویؒ کہتے ہیں کہ یہاں معاصی و مخالفت میں ان کی پوری مشابہت و موافقت مراد ہے نہ کہ کفر میں اور اس میں رسول اللہ ﷺ کا معجزہ بالکل ظاہر ہے کیوں کہ یہ چیزیں واقع ہو چکی ہیں (شرح النووی علی صحیح مسلم ۱۶/ ۴۶۰)

رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو غیر مسلم کی مشابہت اختیار کرنے سے خبردار کیا ہے آپؐ نے فرمایا ''میں قیامت تک کے لئے تلوار کے ساتھ بھیجا گیا ہوں'' (یعنی جہاد کے ساتھ) یہاں تک کہ 'اللہ وحدہ لا شریک له' کی عبادت ہو اور میری روزی میرے نیزے کے سائے کے نیچے رکھی گئی ہے اور جس نے میرے معاملے کی مخالفت کی اس کے لئے ذلت و پستی مقرر کر دی گئی ہے اور جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی وہ اسی قوم میں سے ہے (مسند احمد)

۹۔ ضعیف اور موضوع حدیثوں پر اعتماد کرنا

بدعات کی ترویج و اشاعت کا ایک اہم سبب موضوع اور ضعیف حدیثوں پر اعتماد کرنا ہے، بدعتی حضرات صحیح و ضعیف حدیثوں میں تمیز

Www.IslamicBooks.Website

نہیں کرتے اور جو بات بھی رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کر دی جاتی ہے اسے قبول کر لیتے ہیں اور صحیح حدیثوں کی مخالفت کرتے ہیں اور ہلاکت میں پڑ جاتے ہیں۔

۱۰- دین میں غلو

بدعات کی ترویج واشاعت کا ایک اہم سبب دین میں غلو ہے اور یہی اولاد آدم میں شرک کا سبب بنا ہے لوگ حضرت آدم کے بعد دس صدیوں تک توحید پر قائم تھے اس کے بعد صالحین کے ساتھ عقیدت و محبت میں غلو کرنے لگے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ان کی عبادت کرنے لگے پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت نوحؑ کو بھیجا انہوں نے توحید کی دعوت دی پھر مسلسل رسول آتے رہے۔(البداية والنهاية لابن كثير ۱/۱۰۶)

غلو یا تو اشخاص کی حد سے زیادہ تعظیم میں ہوتا ہے جیسے ائمہ اور اولیاء کی تعظیم وتکریم میں یہاں تک کہ لوگ ان کی عبادت کرنے لگتے ہیں یا پھر دین میں ہوتا ہے یعنی دین میں زیادتی کی جاتی ہے، تشدد سے کام لیا جاتا ہے اور ناحق لوگوں کی تکفیر کی جاتی ہے، غلو حقیقت میں عقیدہ واعمال میں حد سے تجاوز کرنے کو کہتے ہیں، وہ اسطرح سے کی کسی کی

Www.IslamicBooks.Website

تعریف یا برائی حد سے زیادہ کی جاتی ہے (ملاحظہ ہو ابن تیمیۃ کی کتاب اقتضاء الصراط المستقیم ۲۸۹/۱)

اللہ تعالیٰ نے غلو سے منع کیا ہے چنانچہ فرماتا ہے: ﴿یا اھل الکتٰب لا تغلوا فی دینکم﴾ (النساء: ۱۷۱) ترجمہ: اے اہل کتاب اپنے دین میں غلو سے کام نہ لو۔

اور نبی کریم ﷺ نے بھی لوگوں کو غلو سے خبردار کیا ہے چنانچہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم دین میں غلو کرنے سے بچو اس لئے کہ دین میں غلو نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کر دیا (النسائی)

لہٰذا معلوم ہوا کہ دین میں غلو شرک وبدعت کی نشو نما کے اسباب میں سے ایک اہم سبب ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ میری غلو آمیز مدح سرائی مت کرو جس طرح نصاریٰ نے عیسیٰ بن مریم کی مدح سرائی میں مبالغہ آرائی سے کام لیا، میں صرف ایک بندہ ہوں لہٰذا تم مجھے اللہ کا بندہ ورسول کہو۔ (بخاری)

Www.IslamicBooks.Website

پانچویں فصل

بدعت کے اقسام

بدعت کی بہت سی قسمیں ہیں بدعت کی پہلی قسم بدعت حقیقی اور بدعت اضافی ہے۔

۱- بدعت حقیقی

وہ امور ہیں جن کی کوئی اصل کتاب وسنت اور اجماع امت میں نہ ہو اور نہ ہی کوئی معتبر استدلال ہو، ان کا نام بدعت اس لئے پڑا کیونکہ وہ دین میں بلا کسی سابقہ مثال کے ایجاد کی گئی ہیں، جیسے اللہ کا تقرب رہبانیت سے حاصل کرنا جس کا مطلب یہ ہے کہ مخلوق سے ہٹ کر پہاڑوں پر زندگی گزاری جائے، دین کی لذتوں کو ترک کر دیا جائے اور اس کو عبادت سمجھا جائے یہ ایک خودساختہ عبادت ہے اور دین سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے، اور اس طرح اس چیز کو حرام ٹھہرانا ہے جس کو اللہ نے حلال کیا ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

۲- بدعت اضافی

بدعت اضافی کا اطلاق جن چیزوں پر ہوتا ہے ان کی دوصورتیں ہوتی ہیں۔

ایک صورت میں وہ مشروع ہوتی ہیں یعنی شریعت سے ان کا ثبوت ہوتا ہے لہٰذا وہ بدعت نہیں ہوتیں لیکن دوسری صورت میں وہی چیزیں بدعات قرار پاتی ہیں کیونکہ شریعت سے ان کا کوئی ثبوت نہیں ہوتا بلکہ ان کی بنیاد شبہات پر ہوتی ہے جیسے نمازوں کے بعد تسبیح و دعا خوانی مسنون چیزوں میں سے ہے لیکن نمازوں کے بعد امام کا بلند آواز میں دعا خوانی کرنا اور مقتدیوں کا آمین کہتے رہنا کیفیت کے اعتبار سے بدعت ہے۔ (الاعتصام للشاطبی ۱/۲۵۲)

اسی طرح شعبان کا مہینہ فی الجملہ نفلی روزوں کا محل وموقع ہے (کیونکہ رسول اللہ ﷺ اس مہینے میں کثرت سے روزے رکھتے تھے) لیکن پندرہویں شعبان کو مخصوص طور پر روزہ رکھنا اور رات میں شب بیداری کرنا باعتبار تخصیص زمانہ بدعت ہے کیونکہ حدیث سے اس کا کوئی ثبوت نہیں۔

اسی طرح رجب کے مہینے میں نفل نماز پڑھنا مشروع ہے لیکن پہلے جمعہ کی رات میں صلاۃ الرغائب پڑھنا باعتبار تخصیص زمانہ بدعت ہے

Www.IslamicBooks.Website

بدعت کی دوسری قسم عمل اور ترک عمل ہے

عمل کی بدعت : اللہ کی عبادت مین مبالغہ کرنے کے لئے مشروع طریقے کی طرح کوئی نیا طریقہ ایجاد کرنا ہے جیسے نماز میں ایک رکعت کا اضافہ کر لینا یا عبادت کی کیفیت میں رسول اللہ ﷺ کے طریقے کی مخالفت کرنا یا عبادت کے لئے کوئی ایسا وقت مخصوص کرنا جس کا کوئی ثبوت شریعت سے نہیں جیسے پندرہویں شعبان میں مخصوص طور پر روزہ رکھنا اور شب بیداری کرنا وغیرہ۔

ترک عمل کی بدعت : شریعت میں کوئی چیز حلال ہو اسے قصداً اپنے اوپر حرام کر لینا اور اس کا استعمال چھوڑ دینا پس اگر یہ چھوڑ دینا عبادت کی غرض سے نہ ہو بلکہ کسی دوسری وجہ سے ہو جیسے صحت کی حفاظت کے لئے بعض کھانوں سے پرہیز کرنا، اس کا اصل شریعت میں موجود ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے نوجوانوں کی جماعت تم میں سے جو شخص نان ونفقہ اور قوت باہ کی طاقت رکھے وہ شادی کر لے اس لئے کہ یہ نگاہوں کو نیچے رکھنے والی اور شرم گاہ کی حفاظت کرنے والی ہے اور جو اس کی طاقت نہ رکھے وہ

Www.IslamicBooks.Website

روزہ رکھے اس لئے کہ روزے سے شہوت میں کمی آتی ہے۔ (بخاری، مسلم)

اسی طرح اگر کوئی آدمی حرام میں پڑنے کے ڈر سے مشتبہ چیز کو چھوڑ دے تو کوئی حرج نہیں اسی طرح یہ بھی بدعت نہیں ہے کہ آدمی بعض حلال چیز کو دین سمجھتے ہوئے ترک کردے اور اس کا استعمال نہ کرے، ایسے شخص کو اس کے اعتقاد کے مطابق گناہ ہوسکتا ہے اور وہ عابث کہلائے گا، لیکن ان لوگوں کے نزدیک بدعات میں داخل نہیں ہوتا جو عادات میں بدعات کو داخل نہیں کرتے البتہ جو لوگ عادات میں بدعت کو داخل کرتے ہیں وہ اس کو بدعت کہہ سکتے ہیں۔

اور اگر اس نے کسی چیز کو دین سمجھ کر ترک کردیا ہے اور اس کے ذریعے اللہ سے تقرب حاصل کرنا مقصد ہے تو چاہے وہ متروک شیء مباح ہو یا واجب ہو چاہے عبادات میں ہو یا معاملات میں یا عادات میں چاہے وہ قول ہو یا فعل یا اعتقاد، وہ بدعت ہی ہے اس کی دلیل وہ روایت ہے جس میں ہے کہ تین افراد نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات کے گھروں میں عبادات نبوی کی بابت دریافت کرنے آئے جب انہیں بتایا گیا تو انہوں نے اس کو کم سمجھا اور بولے کہ ہمارا نبی ﷺ سے کیا مقابلہ آپ کے اگلے اور پچھلے سارے گناہ بخشے جاچکے

Www.IslamicBooks.Website

ہیں ان میں سے ایک نے کہا میں تو رات بھر نمازیں پڑھتا رہوں گا دوسرے نے کہا میں تو ہمیشہ روزے رکھتا رہوں گا اور کبھی روزہ نہیں چھوڑوں گا، تیسرے نے کہا میں عورتوں سے دور رہوں گا کبھی شادی ہی نہیں کروں گا اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور آپ نے فرمایا کیا تم ہی لوگوں نے اس طرح کی باتیں کہیں ہیں تو سنو بخدا میں تم سے زیادہ اللہ کا خوف اور تقویٰ رکھتا ہوں لیکن میں روزہ بھی رکھتا ہوں اور چھوڑتا بھی ہوں نماز پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور عورتوں سے میں نے شادیاں بھی کر رکھیں ہیں جو شخص میری سنت سے اعراض کرے گا وہ میری امت میں سے نہیں ہے۔ (بخاری ،مسلم)

اس سے یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ بدعت کی دو قسمیں ہیں ایک بدعت فعلی اور دوسری بدعت ترکی، جیسے کہ سنت کی دو قسمیں ہیں ایک سنت فعلی اور دوسری سنت ترکی چنانچہ جن کاموں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہو اس پر عمل کرنا سنت ہے اور جن کاموں کو آپؐ نے چھوڑ دیا ہو ان کاموں کو چھوڑ دینا بھی سنت ہے اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے ہم کو ان افعال نبویہ میں اتباع نبوی کا مکلّف بنایا ہے جن کو آپؐ نے تقرب الٰہی حاصل کرنے کے لئے کیا ہو بشرطیکہ ان افعال کا تعلق خصوصیات نبویہ سے نہ ہو اس

Www.IslamicBooks.Website

طرح آپؐ کے ترک کردہ افعال کو ترک کرنے کا مطالبہ بھی اللہ نے ہم سے کر رکھا ہے، لہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ترک کردہ افعال کو ترک کرنا اور آپؐ کے انجام دیئے ہوئے افعال کا کرنا ہمارے لئے سنت ہے جس کام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا اس کام کو کر کے ہم تقرب الٰہی حاصل نہیں کر سکتے آپؐ کے ترک کردہ فعل کا مرتکب ہونا اتنا ہی بڑا جرم ہے جتنا کہ آپؐ کے کئے ہوئے کام کا ترک کرنے والا مجرم ہوتا ہے، دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔

بدعت کی تیسری قسم قولی اعتقادی اور عملی بدعت ہے

۱-**قولی اعتقادی بدعت:** جیسے جہمیہ، معتزلہ رافضہ، قادیانی، بہائی، باطنی اسماعیلی، نصیری وغیرہ گمراہ فرقوں کے افعال ہیں۔

۲-**عملی بدعت:** عملی بدعت کی بہت سی قسمیں ہیں۔

الف-اصل عبادت میں بدعت: یعنی ایسی عبادت تیار کرنا جس کا شریعت میں کوئی ثبوت نہ ہو جیسے بعض نمازیں اور روزے، بعض عیدین جیسے عید میلاد وغیرہ

Www.IslamicBooks.Website

ب- جو مشروع عبادت ہے اس میں زیادتی کرنا جیسے کہ ظہر یا عصر کی نماز میں ایک رکعت زیادہ کر دینا اور پانچ رکعتیں پڑھنا۔

ج- مشروع عبادت کی ادائیگی کی صفت و کیفیت میں کمی و بیشی کرنا جیسے مشروع اذکار کا ایک ساتھ گا کر پڑھنا، عبادت میں اپنے نفس کے اوپر تشدد کرنا یہاں تک کہ سنت سے تجاوز کر جائے۔

د- مشروع عبادت کے لئے کچھ ایسے اوقات کی تشخیص کرنا جن کا شریعت میں کوئی ثبوت نہ ہو جیسے پندرہویں شعبان کو مخصوص طور پر روزہ رکھنا اور رات میں شب بیداری کرنا۔

Www.IslamicBooks.Website

چھٹی فصل

دین میں بدعت کا حکم

دین میں ہر بدعت گمراہی اور حرام ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دین میں ایجاد کردہ نئی باتوں سے بچو اس لئے کہ ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ (ابو داؤد)

اور فرمایا: جس نے ہمارے دین میں کوئی ایسی چیز نکالی جو اس میں سے نہیں ہے تو وہ مردود ہے۔ اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ جس نے کوئی ایسا کام کیا جس کو ہم نے کرنے کا حکم نہیں دیا وہ مردود ہے۔ (متفق علیہ)

ان دونوں حدیثوں سے پتہ چلتا ہے کہ دین میں ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور مردود ہے بس عبادات کے اندر بدعت حرام ہے لیکن بدعت کے اعتبار سے حرمت کے مختلف درجات ہیں۔

۱- ان میں سے بعض کفر کے درجے تک پہنچاتی ہیں جیسے قبروں کا طواف، صاحب قبر سے تقرب حاصل کرنے کیلئے کرنا، ان قبروں پر نذر و نیاز کرنا اور ذبیحہ پیش کرنا، صاحب قبر کو پکارنا، ان سے مدد طلب کرنا

Www.IslamicBooks.Website

اور فریاد کرنا، یا جہمیۃ، یا معتزلہ اور روافض وغیرہ کے مبالغہ سے پُر اقوال۔

۲- ان میں بعض شرک تک پہنچاتی ہیں جیسے قبروں پر عمارت بنانا اور قبروں کے پاس نماز پڑھنا اور دعا کرنا۔

۳- ان میں سے بعض معاصی ہیں جیسے شادی نہ کرنا دھوپ میں کھڑے ہو کر روزہ رکھنا، شہوت ختم کرنے کے لئے خصی کرانا وغیرہ

(ملاحظه هو کتاب التوحید، للعلامة الدکتور صالح بن فوزان الفوزان)

علامہ شاطبیؒ کہتے ہیں کہ بدعتی کے گناہ ایک ہی درجے کے نہیں ہیں بلکہ بدعت کی نوعیت کے اعتبار سے گناہوں کے مختلف درجات ہیں۔

بدعت کی نوعیت مندرجہ ذیل طریقوں سے ہوسکتی ہے

۱- بدعتی اجتہاد کرنے یا مقلد ہونے کا دعوی کرے۔

۲- بدعتی ضروریات میں پھنسا ہو جیسے قرض، نفس عزت، عقل اور مال وغیرہ

۳- بدعتی کو چھپا رہا ہو یا اعلانیہ طور پر کر رہا ہو۔

۴- بدعتی بدعت بدعت کی طرف دعوت دے رہا ہو یا نہ دے رہا ہو۔

۵- بدعتی اہل سنت سے خارج ہو یا نہ ہو۔

۶- بدعتی حقیقی بدعت یا اضافی بدعت میں مبتلا ہو۔

Www.IslamicBooks.Website

۷-اس کی بدعت واضح ہو یا پیچیدہ ہو۔

۸-اس کی بدعت کفر ہو یا کفر نہ ہو۔

۹-وہ بدعت پر مصر ہو یا مصر نہ ہو۔

گناہوں کے اعتبار سے بدعت کی تین قسمیں ہیں۔

۱-کھلم کھلا کفر، ۲ گناہ کبیرہ ۳۔گناہ صغیرہ

جن حالات میں گناہ صغیرہ کا مرتکب ہوگا ان کے شرائط یہ ہیں

۱-وہ بدعت پر مداومت نہ برتے۔

۲-وہ بدعت کی طرف دعوت نہ دے۔

۳-عام لوگوں کے درمیان اس کو نہ کرے اور نہ ان جگہوں پر جہاں سنت کو قائم کیا جارہا ہو۔

۴-اس کو چھوٹا اور معمولی نہ سمجھے اس لئے کہ گناہ کو چھوٹا سمجھنا اس سے بڑا گناہ ہے۔

لیکن گمراہی کا اطلاق ان تینوں اقسام پر ہوگا اس لئے کہ نبی کریم ﷺ نے ہر بدعت کو گمراہی ہی کہا ہے۔

بعض لوگوں نے بدعت کو احکام شرعیہ کی پانچوں قسموں میں تقسیم کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ بدعت کی ایک قسم واجب ہے ایک حرام ہے

Www.IslamicBooks.Website

ایک مندوب ہے اور ایک مکروہ ہے ایک مباح ہے لیکن ان کا یہ قول اس حدیث کے مخالف ہے جس میں کہا گیا ہے کہ دین میں ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ امام شاطبیؒ نے اس تقسیم کی تردید کی ہے وہ کہتے ہیں کہ یہ ایک ایجاد کردہ چیز ہے جس پر کوئی شرعی دلیل نہیں ہے بلکہ یہ تقسیم خود ہی اپنی تردید کرتی ہے کیونکہ بدعت وہ ہے جس پر کوئی شرعی دلیل موجود نہ ہو اور نہ وہ تو شریعت کے نصوص سے ثابت ہوا اور نہ اس کے قواعد سے اور اگر شریعت کی کوئی چیز وجوب یا مستحب یا مباح ہونے پر دلالت کرے گی تو وہ بدعت نہیں ہوگی بلکہ اس کا شمار ان جملہ اعمال میں ہوگا جن کے کرنے کا حکم دیا گیا ہے یا اختیار دیا گیا ہے لہذا یہ نہیں ہوسکتا کہ جو چیز بدعت ہو وہ شرعی اصطلاح میں واجب مندوب یا مباح بھی ہو اور اگر وہ مکروہ اور حرام ہے تو وہ بدعت ہی کی وجہ سے ہے نہ کہ کسی اور وجہ سے

(الاعتصام للشاطبیؒ)

Www.IslamicBooks.Website

سا تویں فصل

قبروں کے پاس بدعت کی قسمیں

۱-میت سے اپنی حاجت طلب کرنا

یہ بت پرستی کی جنس سے ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:﴿قل ادعوا الذین زعمتم من دونه فلا یملکون کشف الضر عنکم ولا تحویلا ، اولئک الذین یدعون یبتغون إلی ربهم الوسیلة ایهم أقرب و یرجون رحمته و یخافون عذابه ، ان عذاب ربک کان محذورا﴾ (اسراء: ۵۶- ۵۷) ترجمہ: کہہ دیجئے کہ اللہ کے سوا جنہیں تم معبود سمجھ رہے ہو انہیں پکارو لیکن نہ تو یہ تمہاری کسی تکلیف کو دور کر سکتے ہیں اور نہ بدل سکتے ہیں، جنہیں یہ لوگ پکارتے ہیں خود وہ اپنے رب کے تقرب کی جستجو میں رہتے ہیں کہ ان میں سے کون زیادہ نزدیک ہو جائے وہ خود اس کی رحمت کی امید رکھتے ہیں اور اس کے عذاب سے خوف زدہ رہتے ہیں (بات بھی یہی ہے) کہ تیرے رب کا عذاب ڈرنے کی چیز ہی ہے۔لہٰذا جس نے بھی کسی نبی یا ولی یا صالح لوگوں کو حصول نفع یا دفع ضرر کے لئے پکارا خواہ کسی بھی لفظ

Www.IslamicBooks.Website

سے پکارے اس نے شرک اکبر کا ارتکاب کیا جو صرف توبہ ہی سے معاف ہوگا، اللہ کے سوا دوسروں کو پکارنا اور فریاد طلب کرنا شرک و کفر ہے کیونکہ اس طرح کی فریاد و طلب عبادت ہے اور عبادت صرف اللہ کے لئے درست ہے اس کا مرتکب آدمی توبہ نہ کرے تو اسے قتل کر دیا جائے گا اللہ تعالیٰ نے تمام رسولوں اور اپنی کتابوں کو صرف شرک و بت پرستی کو مٹانے اور خالص توحید کو قائم کرنے کے لئے بھیجا تھا۔

۲۔ میت کو وسیلہ بنا کر اللہ سے سوال کرنا

مثلاً : انبیاء علیھم السلام اور ملائکہ و صالحین کی ذات سے توسل یا لوح و قلم کا توسل یا کسی بزرگ کی جاہ و حرمت کا توسل یہ شرک اکبر نہیں بلکہ بدعت ہے اور ممنوع ہے مشروع توسل کے دائرہ میں جو چیز آتی ہے وہ یہ کہ اللہ کے اسماء حسنہ میں سے کسی نام یا اللہ تعالیٰ کی صفات عالیہ میں سے کسی صفت سے توسل حاصل کیا جائے یا عمل صالح سے توسل حاصل کیا جائے جیسے کہ بخاری و مسلم میں تین آدمیوں کا واقعہ مذکور ہے جنہوں نے ایک غار میں پناہ لی تھی مگر غار کا دہانہ بند ہو گیا تھا تو اپنے اپنے عمل صالح کو وسیلہ بنا کر اللہ سے دعا کی تھی یا اپنے کسی زندہ مسلم

Www.IslamicBooks.Website

بھائی کی دعا سے توسل حاصل کیا جائے۔

۳۔ یہ سمجھنا کہ قبروں کے پاس دعا قبول ہوتی ہے اور قبروں کے پاس دعا کرنا مسجد میں دعا کرنے سے افضل ہے۔

یہ متفقہ طور پر منکر ہے اس کو نہ تو اللہ کے رسول نے مشروع کیا ہے اور نہ ہی صحابہؓ و تابعین اور ائمۃ المسلمین نے اس پر عمل کیا ہے۔ صحابہ کرام کے زمانے میں کئی مرتبہ سوکھا پڑا اور بہت ساری مصیبتیں آئیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے پاس دعا کرنے نہیں آئے تھے بلکہ حضرت عمر بن خطابؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباسؓ کی دعا سے توسل کرتے ہوئے بارش کی درخواست کی تھی سلف صالحین قبر کے پاس دعا کرنے سے منع کرتے تھے حضرت علی بن حسینؓ نے ایک آدمی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے پاس دعا ایک خالی جگہ میں کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ کیا میں تم کو ایک حدیث نہ سناؤں جس کو میں نے اپنے باپ سے اور انہوں نے میرے دادا سے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا ''میری قبر کو عید نہ بناؤ اور اپنے گھروں کو قبر نہ بناؤ اور میرے اوپر درود وسلام بھیجو جہاں بھی تم رہو، اس لئے کہ

Www.IslamicBooks.Website

تمہارا درود وسلام میرے پاس پہنچ جائے گا۔ (كتاب فضل الصلاة على النبیؐ ص ٣٤ ۔اسماعيل قاضی) لہٰذا جب نبی کریم ﷺ کی قبر کو عید بنانا درست نہیں جبکہ وہ روئے زمین پر پائی جانے والی ساری قبروں میں سب سے افضل قبر ہے تو دوسروں کی قبر کے پاس اکٹھا ہونا اور دعا کرنا بدرجہ اولیٰ منع ہے۔

حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے گھروں کو قبر مت بناؤ اور میری قبر کو عید مت بناؤ اور میرے اوپر درود وسلام بھیجو اس لئے کہ تمہارا درود وسلام مجھ تک پہنچ جائے گا تم جہاں کہیں بھی ہو گے۔ (ابو داؤد)

Www.IslamicBooks.Website

آٹھویں فصل

عصر حاضر میں پھیلی ہوئی بدعتیں

عصر حاضر میں پھیلی ہوئی بدعتیں بہت سی ہیں جن میں سے چند کو بطور مثال ذکر کیا جا رہا ہے:۔

۱-عید میلاد النبی

یہ بدعت منکر اور باطل ہے اس کو سب سے پہلے چوتھی صدی ہجری میں عبیدیوں نے ایجاد کیا تھا علماء نے اسے مختلف طریقوں سے باطل قرار دیا ہے۔

۱-یہ دین میں ایسی نئی ایجاد کی ہوئی چیز ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی ہے اور نہ ہی رسول ﷺ کے قول وفعل اور تقریر سے اسکا کوئی ثبوت ملتا ہے حالانکہ وہی ہمارے قائد اور امام ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿ وما آتکم الرسول فخذوھو ما نھاکم عنہ فانتھوا ﴾ (حشر : ۷) اور رسول اللہ ﷺ جو کچھ تمہیں دیں انہیں قبول کرو اور جن سے روکیں ان سے باز رہو۔ اور فرمایا: ﴿ لقد

Www.IslamicBooks.Website

كان لكم في رسول الله أسوة حسنة لمن كان يرجوا الله واليوم الآخر و ذكر الله كثيراً ﴾ (احزاب: ۲۱) ترجمہ: یقیناً تمہارے لئے رسول اللہ میں عمدہ نمونہ (موجود) ہے ہر اس شخص کے لئے جو اللہ تعالیٰ کی اور قیامت کے دن کی توقع رکھتا ہے اور بکثرت اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے۔

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''من أحدث في امرنا هذا ما ليس منه فهو رد'' (متفق علیہ) ترجمہ: جس نے ہمارے دین میں کوئی ایسی نئی چیز نکالی جو اس میں سے نہیں وہ مردود ہے۔

۲-خلفاء راشدین اور صحابہ کرام نے محفل عید میلاد النبی منعقد نہیں کی اور نہ اس کی دعوت دی جب کہ وہ امت میں سب سے بہتر تھے رسول اللہ ﷺ نے خلفاء راشدین کے بارے میں فرمایا کہ تم میری سنت اور میرے بعد خلفاء راشدین کی سنت کو اپنے اوپر لازم پکڑو جو ہدایت یافتہ ہیں تم انہیں مضبوطی سے پکڑلو اور دین میں ایجاد کردہ نئی باتوں سے بچو اس لئے کہ ہر نئی چیز بدعت اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ (ابو داؤد، ترمذی)

۳-یہ ان لوگوں کی ایجاد کردہ چیز ہے جن کے دلوں میں کجی ہے اور

Www.IslamicBooks.Website

جو گمراہ ہیں اس لئے کہ اس کو سب سے پہلے فاطمیوں اور عبیدیوں نے چوتھی صدی ہجری میں ایجاد کی یہ لوگ اپنے کو غلط طور پر حضرت فاطمہؓ کی طرف منسوب کرتے ہیں جب کہ حقیقت میں وہ یہودی یا مجوسی یا ملحد ہیں ان میں سب سے پہلے معزلدین اللہ العبیدی المغربی ہے جو مغرب سے مصر کی طرف شوال ۳۶۱ھ میں نکلا اور رمضان ۳۶۲ھ میں مصر پہنچا یہ فاطمی حکمراں روافض ہیں کیا کوئی عاقل مسلم رسولؐ اللہ کی سنت کو چھوڑ کر ان روافض کی اتباع کرے گا۔

۴۔ اللہ تعالیٰ نے دین کو مکمل کر دیا ہے چنانچہ فرمایا: ﴿الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا﴾ (مائدہ : ۳) ترجمہ: میں نے آج تمہارا دین تمہارے لئے مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کیا۔

اللہ کے رسول ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے پیغام کو پوری طرح پہنچا دیا اور جنت میں جانے اور جہنم سے بچنے کے سارے راستوں کو واضح طور پر بیان فرما دیا آپؐ افضل الانبیاء ہیں خاتم الرسل ہیں سب سے زیادہ فصیح و بلیغ آپ کی زبان ہے اور اللہ کے بندوں کے لئے سب سے زیادہ خیر خواہ

Www.IslamicBooks.Website

اور ناصح ہیں لہٰذا اگر عید میلاد النبی دین کا حصہ ہوتا جس سے اللہ کی خوشنودی حاصل ہوتی تو آپ ؐ ضرور بتاتے یا خود کر کے دکھا دیتے اس لئے کہ آپ ؐ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں جو بھی نبی بھیجے ان کے لئے ضروری تھا کہ وہ اپنی امت کو اس خیر کی رہنمائی کریں جس کو وہ جانتے ہیں اور اس برائی سے آگاہ کریں جس کو وہ جانتے ہیں (مسلم)

۵۔ اس طرح کی بدعت کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دین کو اس امت کے لئے مکمل نہیں کیا ہے اس لئے ایسے قوانین ورسوم وضع کرنے کی ضرورت ہے جس سے دین کی تکمیل ہو اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بھی امت کو کما حقہ دین کا پیغام نہیں پہنچایا ہے لہٰذا یہ بدعتی لوگ نئی نئی چیزیں ایجاد کر کے دین کی تکمیل کر رہے ہیں اور دین میں وہ چیزیں پیدا کر رہے ہیں جس کی اللہ نے اجازت نہیں دی اور یہ سمجھتے ہیں کہ وہ اس کے ذریعے اللہ کی قربت حاصل کر رہے ہیں۔ کیا یہ باتیں اللہ اور اس کے رسول پر اعتراض نہیں ہیں اور دین کے لئے خطرناک نہیں ہیں جب کہ دین مکمل ہو چکا ہے۔

۶۔ علماء اسلام نے کتاب اللہ اور احادیث صحیحہ کے نصوص کی روشنی میں جن میں رسول اللہ کے اتباع کی تاکید کی گئی ہے اور دین میں ہر نئی

Www IslamicBooks Website

چیز ایجاد کرنے سے منع کیا ہے اس بدعت کا انکار کیا ہے اور لوگوں کو اس سے خبردار کیا ہے۔

۷۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت عید میلاد النبی منانے سے حاصل نہیں ہوگی بلکہ آپ ؐ کی اطاعت اور آپ کی سنتوں پر عمل کرنے سے حاصل ہوگی جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ و یغفر لکم ذنوبکم و اللہ غفور رحیم﴾ (آل عمران: ۳۱) ترجمہ: کہہ دیجیے کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف فرمادے گا اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

۸-اس میں یہود و نصاریٰ کی مشابہت ہوتی ہے جب کہ ان کی مشابہت اختیار کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

۹-عاقل آدمی اس بات سے فریب خوردہ نہیں ہوگا کہ عید میلاد النبیؐ کے منانے والے ہر ملک میں بہت سے لوگ ہیں کیونکہ بڑی تعداد کا کسی کام کو کرنا حق ہونے کی دلیل نہیں ہے بلکہ حق ہونے کی دلیل، شرعی دلیل ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿و ان تطع اکثر من فی الارض یضلوک عن سبیل اللہ﴾ (انعام: ۱۱۷)

Www.IslamicBooks.Website

ترجمہ: اور دنیا میں زیادہ لوگ ایسے ہیں کہ اگر آپ ان کا کہنا ماننے لگیں تو وہ آپ کو اللہ کی راہ سے بے راہ کر دیں۔

اور فرمایا: ﴿و ما اکثر الناس و لو حرصت بمؤمنین﴾ (یوسف : ۱۰۳) ترجمہ: گو آپ لاکھ چاہیں لیکن اکثر لوگ ایماندار نہ ہوں گے۔

اور فرمایا : ﴿و قلیل من عبادی الشکور﴾ (سبا : ۱۳) ترجمہ: میرے بندوں میں شکر گذار بندے کم ہی ہوتے ہیں۔

۱۰- شریعت کے اصول کے مطابق اگر کسی چیز کے بارے میں لوگوں کے درمیان تنازع ہو تو کتاب وسنت کی طرف رجوع کیا جائے جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿یا ایھا الذین آمنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الأمر منکم فإن تنازعتم فی شیءٍ فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تومنون با للہ والیوم الآخر ذلک خیر و احسن تاویلاً﴾ (النساء: ۵۹) ترجمہ: اے ایمان والو! فرمانبرداری کرو اللہ تعالیٰ کی اور رسول اللہ ﷺ کی اور تم میں سے اختیار والوں کی، پھر اگر کسی چیز میں اختلاف کرو تو اسے لوٹاؤ اللہ تعالیٰ کی طرف اور رسول اللہ کی طرف اگر تمہیں اللہ تعالیٰ پر اور قیامت

Www.IslamicBooks.Website

کے دن پر ایمان ہے یہ بہت بہتر ہے اور بہ اعتبار انجام کے بہت اچھا ہے

اور فرمایا: ﴿و ما اختلفتم فیه من شیء فحکمه الی الله﴾ (شوریٰ : ۱۰) ترجمہ: اور جس چیز میں تمہارا اختلاف ہے اس کا فیصلہ اللہ ہی کی طرف ہے۔

اور جس نے عید میلا دالنبیؐ منانے کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف رجوع کر کے دیکھا تو اسے یہ ملے گا کہ اللہ نے اپنے رسول کی اتباع کا حکم دیا ہے جیسے کہ فرمایا: ﴿و ما اتاکم الرسول فخذوه و ما نهاکم عنه فانتهوا﴾ (حشر : ۷) ترجمہ: اور رسول اللہ جو کچھ تمہیں دیں انہیں قبول کرلو اور جن سے روکیں ان سے باز رہو۔

اور اس نے اپنے دین کو مکمل کر دیا ہے اور نبی کریم ﷺ نے اس کو منانے کا حکم نہیں دیا ہے اور نہ ہی خود منایا اور نہ صحابہ کرام نے اس کو منایا ہے لہٰذا معلوم ہوا کہ یہ دین کا جز نہیں بلکہ بدعت ہے۔

۱۱- پیر کے دن روزہ رکھنا مسلم کے لئے مشروع ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ سے پیر کے روز روزہ رکھنے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپؐ نے فرمایا یہ وہ دن ہے جس میں میری پیدائش ہوئی اور میں نبوت سے سرفراز کیا گیا یا میرے اوپر وحی نازل کی گئی۔ (مسلم)

Www.IslamicBooks.Website

لہذا اگر پیر کے دن روزہ رکھا جائے تو رسول اللہ ﷺ کی اتباع ہے جب کہ عید میلاد النبیؐ کی مشروعیت پر کوئی دلیل نہیں۔

۱۲-اس دن بہت سے منکرات اور فاسد اعمال کئے جاتے ہیں

۱-رسول اللہ ﷺ کی تعریف میں ایسے اشعار پڑھے جاتے ہیں جن میں شرکیہ کلمات ہوتے ہیں اور غلو ہوتا ہے جس سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے جیسے کہ حدیث میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا ''تم لوگ میری غلو آمیز مدح سرائی مت کرو جس طرح نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ بن مریم کی مدح سرائی میں مبالغہ آرائی کی، میں صرف ایک بندہ ہوں لہذا تم مجھے اللہ کا بندہ اور رسول کہو۔

۲-عید میلاد النبیؐ کی محفلوں میں بعض محرمات کا ارتکاب کیا جاتا ہے جیسے عورتوں اور مردوں کا اختلاط، گانے باجے کا استعمال، نشہ آور مشروبات، مخدرات کا استعمال وغیرہ وغیرہ اس کے اندر بھی شرک اکبر کا ارتکاب ہوتا ہے جیسے استغاثہ یعنی رسول اللہ ﷺ یا اولیاء اللہ سے براہ راست فریاد کرنا اور کتاب اللہ کی بے حرمتی کرنا چنانچہ قرآن کی مجلس میں سگریٹ وحقہ وغیرہ پیا جاتا ہے، ان محفلوں میں اموال کا اسراف ہوتا ہے اور مساجد میں محرف ذکر کی مجلسیں منعقد کی جاتی ہیں، لوگ زور زور

Www.IslamicBooks.Website

سے گاتے ہیں اور تالیاں بجاتے ہیں، یہ سب اعمال علماء حق کے نزدیک متفقہ طور پر باطل اور غیر مشروع ہیں۔

۳- ان محفلوں میں بعض قبیح اعمال کا ارتکاب ہوتا ہے جیسے کہ بعض لوگ تو سمجھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان محفلوں میں حاضر ہوتے ہیں چنانچہ وہ آپؐ کی تعظیم و تکریم میں کھڑے ہو جاتے ہیں اور مرحبا مرحبا کہنے لگتے ہیں۔ یہ بہت ہی بڑی جہالت ہے اور باطل اعتقاد ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ قیامت کے دن سے پہلے اپنی قبر سے نہیں نکلیں گے اور کسی سے نہیں ملیں گے اور کسی کی مجلس میں شرکت نہیں کریں گے بلکہ قیامت کے دن تک آپ اپنی قبر میں ہی رہیں گے اور آپ کی روح اعلیٰ علیین میں اپنے رب کے پاس دار الکرامۃ میں ہوگی (ملاحظہ ہو علامہ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز کی کتاب التحذیر من البدع) جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿ثم انكم بعد ذلك لميتون ثم انكم يوم القيامة تبعثون﴾ (مومنون: ۱٥،۱٦) ترجمہ: اس کے بعد پھر یقیناً تم مرجانے والے ہو پھر قیامت کے دن بلاشبہ تم سب اٹھائے جاؤ گے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "میں قیامت کے دن بنی آدم کا سردار ہوں گا اور قبر سے سب سے پہلے اٹھوں گا اور سب سے پہلا شافع اور مشفع ہوں گا" (مسلم)

Www.IslamicBooks.Website

یہ آیت اور حدیث اور اس کے علاوہ بہت سی آیتیں اور حدیثیں اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور دوسرے مرے ہوئے لوگ قیامت کے دن اپنی قبروں سے نکلیں گے۔ علامہ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ یہ مسلم علماء کا متفقہ فیصلہ ہے۔ (التحذیر من البدع)

۲- ماہ رجب کے پہلے جمعہ کی رات میں نماز پڑھنا

ماہ رجب کے پہلے جمعہ کی رات میں جو عبادت خاص طور پر کی جاتی ہے وہ بدعت ہے، امام ابوبکر طرطوشی کہتے ہیں کہ انہیں ابو محمد مقدسی نے بتایا کہ صلاۃ رجب ہمارے یہاں بیت المقدس میں ۴۸۰ھ کے بعد کی پیداوار ہے اس سے پہلے نہ ہم اس کو جانتے تھے اور نہ سنتے تھے (الحوادث والبدع ص ۲۶۷) امام ابوشامہؒ کہتے ہیں کہ صلاۃ الرغائب کے بارے میں لوگوں کے درمیان آج یہ مشہور ہے کہ یہ وہی نماز ہے جو ماہ رجب کے پہلے جمعہ کی رات میں دونوں عشاء (مغرب، عشاء) کے درمیان پڑھی جاتی ہے۔ (کتاب الباعث علی انکار البدع والحوادث ص ۱۳۸) حافظ ابن رجبؒ کہتے ہیں کہ رجب کے مہینے میں کوئی

Www.IslamicBooks.Website

خاص نماز پڑھنا صحیح نہیں ہے اور صلاۃ الرغائب کے بارے میں جو حدیثیں ہیں وہ صحیح نہیں ہیں بلکہ باطل اور جھوٹ ہیں اور جمہور علماء کے نزدیک یہ بدعت ہے۔ (لطائف المعارف فیما لمواسم العام من الوظائف ص ۲۲۸)

حافظ ابن حجرؒ کہتے ہیں کہ ماہ رجب کی فضیلت یا اس کے کسی مخصوص روزے یا نماز کے بارے میں کوئی ایسی حدیث نہیں ہے جو صحیح ہو اور حجت بنانے کے قابل ہو (تبیین العجب بما ورد فی شهر رجب ص ۲۳) پھر فرماتے ہیں کہ ماہ رجب یا اس کے روزے کی فضیلت کے بارے میں جو حدیثیں آئی ہیں وہ یا تو ضعیف ہیں یا موضوع ہیں۔ پھر انہوں نے صلاۃ الرغائب کی حدیث کا ذکر کیا ہے جس میں یہ ہے ماہ رجب کے پہلے جمعرات کو روزہ رکھا جائے پھر جمعہ کی رات دونوں عشاء (مغرب و عشاء) کے درمیان بارہ رکعت نماز پڑھی جائے اور ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھی جائے اور تین مرتبہ "انا انزلناه فی لیلة القدر" پڑھی جائے اور بارہ مرتبہ "قل هو الله احد" پڑھی جائے اور ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرا جائے پھر انہوں نے تسبیح و استغفار، سجدوں اور نبی ﷺ پر درود بھیجنے کے بارے میں لمبی گفتگو کی ہے پھر فرماتے ہیں کہ یہ حدیث موضوع اور جھوٹی ہے۔ اور فرماتے ہیں کہ جو

Www.IslamicBooks.Website

اس کو پڑھنا چاہے اس کو روزہ رکھنے کی ضرورت ہے اگر چہ دن میں سخت گرمی ہو روزہ رکھنے والا افطار نہیں کرے گا یہاں تک کہ مغرب کی نماز پڑھ لے پھر بس نماز کے لئے کھڑا ہو لمبی تسبیح کرے اور لمبا سجدہ کرے اور اپنے نفس کو سخت تکلیف دے۔ پھر کہتے ہیں کہ میں غیرت کھاتا ہوں کہ رمضان اور تراویح کی نماز کی مزاحمت اس نماز کے ذریعہ کس طرح کی گئی ہے، بلکہ یہ نماز عوام الناس کے نزدیک بہت بڑی چیز بن گئی ہے جب کہ اس میں وہ لوگ حاضر ہوتے ہیں جو جماعت میں حاضر نہیں ہوتے۔(تبیین العجب بما ورد فی شہر رجب ص ٥٤)

امام ابن صلاحؒ صلاۃ الرغائب کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس کی حدیث موضوع ہے اور یہ بدعت ہے ہجرت کے چار سو سال بعد پیدا ہوئی ہے۔(کتاب الباعث علی انکار البدع والحوادث ص ١٤٥)

امام عزبن عبد السلام نے ٦٣٧ھ میں یہ فتویٰ دیا تھا کہ صلاۃ الرغائب منکر اور بدعت ہے اور اس کے بارے میں حدیث جھوٹی ہے۔(المرجع السابق ص ١٤٩) میں ائمہ کے کلام کا اختتام امام ابو شامہؒ کے کلام کی تلخیص پیش کر کے کرتا ہوں جو انہوں نے صلاۃ الرغائب کے مفاسد اور بطلان پر پیش کیا ہے وہ کہتے ہیں:

Www.IslamicBooks.Website

۱۔ جو چیز اس کے بدعت ہونے پر دلالت کرتی ہے وہ یہ کہ صحابہ کرام، تابعین اور تبع تابعین میں کبار علماء اور ائمہ میں کسی ایک نے بھی اس نماز کا ذکر نہیں کیا ہے جب کہ وہ لوگوں کو فرائض وسنن کی تعلیم دینے کے سب سے زیادہ حریص تھے اگر یہ چیز سنت ہوتی تو ان کی نگاہوں سے پوشیدہ نہ ہوتی۔

۲- یہ نماز تین وجوہات سے شریعت کے مخالف ہے:

پہلی وجہ: یہ حضرت ابو ہریرہؓ کی اس حدیث کے مخالف ہے جس میں یہ ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ کی رات کو بقیہ راتوں میں نماز کے لئے خاص نہ کرو اور نہ جمعہ کے دن کو بقیہ دنوں میں روزے کیلئے خاص کرو مگر یہ کہ وہ دن تم میں سے کسی کے روزے کے درمیان میں پڑ جائے۔ (بخاری، مسلم) اس لئے جمعہ کی رات کو کسی زائد نماز کے لئے خاص کرنا جائز نہیں چاہے وہ ماہ رجب کے پہلے جمعہ کی رات ہو یا اس کے علاوہ ہو۔

دوسری وجہ: رجب اور شعبان کی مخصوص نماز بدعت ہے اور رسول اللہ ﷺ کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنا ہے اور اللہ سے جھوٹے

Www.IslamicBooks.Website

طور پر ایسے اعمال کے ثواب کی امید کرنا ہے جس کا اس نے حکم نہیں دیا ہے لہذا ایسی جھوٹی بات کو باطل ٹھہرانا اور اس کو چھوڑ نا اور لوگوں کو اس سے نفرت دلانا اللہ اور اس کے رسول کی خاطر بیحد ضروری ہے کیونکہ اس پر موافقت کی صورت میں بہت سی برائیاں سامنے آئیں گی، مثلاً

۱- اس نماز کی فضیلت اور گناہوں کو مٹانے کے سلسلے میں جو باتیں یہاں کی جاتی ہیں اس پر لوگ بھروسہ کرلیں گے پھر یا تو وہ فرائض کے اندر کوتاہی کریں گے یا یہ سمجھ کر کثرت سے گناہ کریں گے کے اس نماز کو پڑھ کر وہ اپنے گناہوں کو مٹادیں گے اور یہ نماز ان کی تمام کوتاہیوں اور گناہوں کا کفارہ بن جائے گی۔

۲- اگر اس بدعت کو کرنے دیا جائے اور اس پر گرفت نہ کی جائے تو یہ بات نسل در نسل عوام الناس میں منتقل ہوتی رہے گی اور ان بدعتیوں کی ہمت بڑھ جائے گی اور وہ لوگوں کو گمراہ کرتے رہیں گے لیکن اگر اس کو چھوڑ دیا جائے تو اس سے بدعتیوں کی زجر وتوبیخ ہوگی اور ان کی ہمت پست ہوگی۔

۳- اگر عالم آدمی اس بدعت کو کرنے لگے تو زبان حال سے عوام الناس کو یہ تاثر دیگا کہ یہ سنت ہے۔ گویا وہ زبان حال سے رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھے گا۔

Www.IslamicBooks.Website

۴-اگر عالم آدمی اس نماز کو پڑھنے لگے تو عوام الناس اس کو رسول اللہ ﷺ کی سنت کہیں گے جو غلط بات ہوگی۔

تیسری وجہ: یہ بدعت والی نماز بہت سی ایسی چیزوں پر مشتمل ہے جو سنت کے مخالف ہے جیسے:

۱-سجدوں کی تعداد، تسبیحات کی تعداد، ہر رکعت میں سورہ اخلاص اور سورہ قدر پڑھنے کی تعداد وغیرہ۔

۲-سنت کے مطابق نماز میں جو خشوع وخضوع ہونی چاہئے اس کی مخالف یہ نماز ہے۔

۳۔سنت کے مطابق گھر میں نفل نماز پڑھنا افضل ہے اور رمضان میں تراویح کی نماز کے علاوہ انفرادی طور پر پڑھنا افضل ہے جب کہ یہ نماز اس طریقے کے مخالف ہے۔

۴۔اس نماز میں جمعرات کو روزہ رکھنا پڑتا ہے جس کی وجہ سے دو سنتوں کو ترک کرنا پڑتا ہے ایک افطار کی سنت اور دوسرے بھوک و پیاس کی تکلیف سے دل کو فارغ رکھنے کی سنت۔

۵-نماز سے فارغ ہونے کے بعد اس میں دو سجدہ کیا جاتا ہے جس کی کوئی وجہ نہیں۔(کتاب الباعث علی انکار البدع والحوادث لابی شامۃ ص ۱۵۳-۱۹۶)

مذکورہ بیان سے یہ بات واضح ہوگئی کہ صلاۃ الرغائب قبیح بدعت ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

۳-شب اسراء ومعراج منانے کی بدعت

﴿سبحان الذی اسریٰ بعبده لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حوله لنریه من آیتنا انه هو السمیع البصیر﴾ (الاسراء: ۱) ترجمہ: وہ اللہ پاک ہے جو اپنے بندہ محمد ﷺ کو راتوں رات مسجد حرام (خانہ کعبہ) سے مسجد بیت المقدس تک لے گیا جس کے چاروں اطراف کو ہم نے بابرکت بنا رکھا ہے تاکہ ہم اپنے اس بندے کو اپنی آیات دکھلا دیں۔ بیشک اللہ تعالیٰ سننے والا دیکھنے والا ہے۔ اور متواتر حدیث سے یہ ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو آسمان پر لے جایا گیا، آپ کے لئے آسمان کے دروازے کھولے گئے یہاں تک کہ آپ ساتویں آسمان پر پہونچے اور اللہ رب العزت نے آپ سے بات کی اور آپ پر پانچ نمازیں فرض کی جو کہ پہلے پچاس تھیں پھر آپ نے مسلسل تخفیف کرنے کی التجاء کی چنانچہ وہ پانچ کردی گئیں لیکن اجر میں وہ پچاس کے برابر ہیں۔

شب معراج منانا اور اس کے اندر کوئی خاص عبادت کرنا مندرجہ ذیل امور کی بنیاد پر درست نہیں ہے:

Www.IslamicBooks.Website

۱- کسی صحیح حدیث سے یہ ثابت نہیں ہے کہ معراج کس مہینے اور کس تاریخ میں ہوئی۔ بعض یہ کہتے ہیں کہ بعثت نبوی کے پندرہ مہینوں کے بعد ہوئی اور بعض کہتے ہیں کہ ۲۷ ربیع الاخر کی رات ہجرت سے ایک سال پہلے ہوئی اور بعض کہتے ہیں کہ یہ بعثت نبوی کے پانچ سال کے بعد ہوئی (شرح نووی) اور بعض کہتے ہیں کہ یہ ۲۷ ربیع الاول کی رات کو ہوئی۔ امام ابوشامہؒ کہتے ہیں کہ بعض قصہ گو یہ کہتے ہیں کہ یہ رجب کے مہینے میں ہوئی لیکن یہ اہل التعدیل والتخریج کے نزدیک عین جھوٹ ہے۔ (کتاب الحوادث والبدع لابی شامۃ ص ۲۳۲)

امام ابن قیمؒ کہتے ہیں کہ لیلۃ الاسراء کے بارے میں معلوم نہیں کہ کون سی رات ہے (زاد المعاد فی ھدی خیر العباد ۱/ ۵۸)

علامہ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جس رات میں معراج ہوئی ہے احادیث صحیحہ میں اس کا تعین نہیں کہ کس مہینے میں ہوئی رجب میں یا اور کسی دوسرے مہینے میں اور تعین کی جو باتیں کی جاتی ہیں وہ علماء حدیث کے نزدیک رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں ہیں اور لوگوں کو اس کو بھلانے میں ہی اللہ کی کچھ مصلحت ہوگی۔ (التحذیر من البدع ص ۱۷)

۲- اہل علم کے نزدیک شب معراج کی فضیلت میں کوئی شرعی دلیل

Www.IslamicBooks.Website

نہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ، صحابہ کرام، تابعین اور تبع تابعین میں سے کسی نے بھی اس کو نہیں منایا ہے اور نہ اس دن کو عبادت کے لئے خاص کیا ہے لہٰذا اگر اس کا منانا شرعی فعل ہوتا تو رسول اللہ ﷺ اس کو ضرور اپنے قول و فعل سے واضح کرتے اور صحابہ کرام اس کو ضرور نقل کرتے۔

٣- اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لئے اپنے دین کو مکمل کر دیا ہے چنانچہ فرمایا ﴿ الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا ﴾ (مائدہ : ٣) آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے واسطے اسلام کو بطور دین پسند کیا۔ اور فرمایا: ﴿ ام لھم شرکاء شرعوا لھم من الدین مالم یاذن بہ اللہ و لو لا کلمۃ الفصل لقضی بینھم و ان الظلمین لھم عذاب الیم ﴾ (الشوریٰ : ٢١) ترجمہ: کیا ان لوگوں نے ایسے کو اللہ کا شریک مقرر کر رکھے ہیں جنہوں نے ایسے احکام دین مقرر کر دیئے ہیں جو اللہ کے فرمائے ہوئے نہیں ہیں اگر فیصلے کے دن کا وعدہ نہ ہوتا تو ابھی ہی ان میں فیصلہ کر دیا جاتا یقیناً ظالموں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

٤- رسول اللہ ﷺ نے بدعت سے خبردار کیا ہے اور فرمایا ہے کہ ہر

Www.IslamicBooks.Website

بدعت گمراہی ہے اور مردود ہے۔

بخاری و مسلم میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”جس نے ہمارے اس دین میں کوئی ایسی چیز نکالی جو اس میں سے نہیں وہ مردود ہے“ مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ ”جس نے کوئی ایسا کام کیا جس کے لئے ہم نے منع کیا تھا وہ مردود ہے“۔

سلف صالحین نے بھی بدعت سے خبردار کیا ہے اس لئے کہ وہ دین میں زیادتی ہے جس کو اللہ اور اس کے رسول نے مشروع نہیں کیا ہے اور یہ یہود و نصاریٰ کی مشابہت بھی ہے۔

۴- پندرہویں شعبان کی رات میں شب بیداری

امام محمد بن وضاح القرطبی نے اپنی سند سے عبدالرحمن بن زید بن اسلم کا یہ قول نقل کیا ہے کہ ہم نے اپنے مشائخ اور فقہاء میں کسی کو بھی پندرہویں شعبان کی رات کی طرف توجہ دیتے ہوئے نہیں دیکھا اور کسی نے مکحول کی حدیث کا ذکر نہیں کیا ہے اور اس کی کوئی فضیلت بقیہ راتوں پر خیال نہیں کیا ہے (مکحول کی حدیث جس کو ابن ابی عاصم، ابن حبان، طبرانی، اور ابونعیم وغیرہ نے حضرت معاذ بن جبلؓ سے مرفوعا نقل کیا ہے

Www.IslamicBooks.Website

کہ "یطلع اللہ الی خلقه فی لیلة النصف من شعبان فیغفر لجمیع خلقه الا لمشرک و مشاحن" اللہ تعالیٰ پندرہویں شعبان کی رات کو اپنے بندوں کی طرف دیکھتا اور سارے لوگوں کو بخش دیتا ہے سوائے مشرک اور کینہ پرور کے)

امام ابوبکر طرطوشیؒ کہتے ہیں کہ مجھ سے ابومحمد المقدسی نے کہا کہ ہمارے یہاں بیت المقدس میں صلاۃ الرغائب جو رجب اور شعبان میں پڑھی جاتی ہے ۸۴۴ھ میں ایجاد کی گئی اس سے پہلے کبھی نہیں پڑھی گئی، اہل نابلس میں سے ایک شخص جس کا نام ابن ابی الحمراء تھا بیت المقدس میں آیا وہ بہت اچھی تلاوت کرتا تھا چنانچہ پندرہویں شعبان کی رات میں مسجد اقصیٰ کے اندر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگا اس کے پیچھے ایک دوسرے شخص نے نیت باندھ لی پھر تین اور چار ملتے گئے یہاں تک کہ ایک بڑی جماعت نماز ختم ہونے سے پہلے تیار ہوگئی۔ دوسرے سال وہ پھر آیا تو کافی تعداد میں لوگوں نے اس کے ساتھ نماز پڑھی اسی طرح وہ تیسرے سال پھر آیا تو لوگوں نے پھر کافی تعداد میں اس کے ساتھ نماز پڑھی، پھر یہ نماز دیگر مساجد میں، مسجد اقصیٰ میں اور گھروں میں پھیل گئی پھر اسی طرح سے باقی رہ گئی گویا کہ سنت ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

(کتاب الحوادث و البدع للطرطوشی ص ۲٦٦)

امام ابن وضاح نے اپنی سند سے یہ واقعہ نقل کیا ہے کہ ابن ابی ملیکہ سے کہا گیا کہ زیاد النمیری کہتا ہے کہ پندرہویں شعبان کی رات کا ثواب شب قدر کے ثواب کی طرح ہے تو ابن ابی ملیکہ نے کہا کہ اگر میں اس سے یہ سنتا اور میرے ہاتھ میں ڈنڈا ہوتا تو میں اس سے اس کو ضرور مارتا، واضح رہے کہ زیاد ایک قاضی تھے۔ (کتاب فیہ ماجاء فی البدع لابن وضاح ص ۱۰۱)

امام ابوشامہ الشافعیؒ کہتے ہیں کہ الفیۃ سے مراد پندرہ شعبان کی نماز ہے اس کا نام الفیۃ اس لئے پڑا کیونکہ اس کے اندر ایک ہزار مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھا جاتا ہے کیونکہ اس کے اندر سو رکعتیں ہیں اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ ایک مرتبہ اور سورہ اخلاص دس مرتبہ پڑھی جاتی ہے یہ ایک طویل اور بھاری نماز ہے جس کے بارے میں کوئی صحیح حدیث نہیں بلکہ صرف ضعیف اور موضوع روایتیں ہیں، یہ عوام کے لئے ایک بہت بڑا فتنہ ہے یہ شہر کی ہر مسجد میں پڑھی جانے لگی ہے اور پوری رات پڑھی جاتی ہے۔ اس کے اندر فسق و فجور کا ارتکاب کیا جاتا ہے، جیسے مردوں اور عورتوں کا اختلاط اور دوسرے مشہور فتنے۔ اور جاہل عابدوں

Www.IslamicBooks.Website

کا اعتقاد اس کے بارے میں بہت مضبوط ہے شیطان نے ان کے لئے اس عمل کو مزین کر دیا ہے اور اس کو مسلمانوں کے اصل شعائر میں شامل کر دیا ہے۔(کتاب الباعث علی انکار البدع والحوادث ص ۱۲۴)

حافظ ابن رجبؒ کہتے ہیں کہ اہل شام کے بعض تابعی جیسے خالد بن معدان، مکحول، لقمان بن عامر وغیرہ اس رات کی تعظیم کرتے اور خوب عبادت کرتے تھے اور انہیں سے لوگوں نے اس کی فضیلت اور تعظیم کو لیا ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ ان کے پاس اس سلسلے میں اسرائیلی روایتیں پہنچی تھیں لیکن جب یہ چیز ان کی طرف سے مختلف ملکوں میں مشہور ہوگئی تو بعض لوگوں نے اس کو قبول کر لیا جیسے کہ اہل بصرہ کے عابدوں نے۔ البتہ حجاز کے اکثر علماء نے اس کا انکار کر دیا جیسے عطاء بن ابی ملیکہ، اور فقہاء مدینہ اور اصحاب مالک وغیرہ نے اس کو بدعت قرار دیا۔ اہل شام کے علماء نے اس رات کی عبادت کرنے کی کیفیت کے سلسلے میں اختلاف کیا ہے، ایک جماعت کا کہنا ہے کہ اس رات مساجد میں اجتماعی طور پر شب بیداری مستحب ہے چنانچہ خالد بن معدان، لقمان بن عامر اور ان کے علاوہ بعض علماء اس رات کو اچھا لباس پہنتے دھونی سے خوشبو حاصل کرتے اور سرمہ لگاتے اور مسجد میں شب بیداری

Www.IslamicBooks.Website

کرتے اسحاق بن راہویہ کا بھی یہی خیال تھا ان کا کہنا تھا کہ مسجد میں اس رات جاگنا اور عبادت کرنا بدعت نہیں ہے ان کا یہ قول حرب الکرمانی نے نقل کیا ہے۔

دوسری جماعت کا کہنا یہ ہے کہ اس رات مساجد میں نماز پڑھنے، قصہ بیان کرنے اور دعا پڑھنے کے لئے اکٹھا ہونا مکروہ ہے البتہ انفرادی طور پر عبادت کی جاسکتی ہے اور یہ مکروہ نہیں ہے۔ یہ امام اوزاعی کا قول ہے جو زیادہ درست معلوم ہوتا ہے۔

حافظ ابن رجب مزید کہتے ہیں کہ امام احمد کا کوئی قول پندرہ شعبان کی رات کے بارے میں معلوم نہیں ہے البتہ اس سلسلے میں ان سے دو روایتیں ان دوروایتوں سے تخریج کی گئی ہے جو ان سے عید کی رات میں شب بیداری کرنے کے متعلق منقول ہیں، ایک میں ہے کہ انہوں نے اجتماعی طور پر اس رات عبادت کرنے کو مستحب نہیں مانا ہے کیوں کہ یہ چیزیں رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں ہیں اور دوسری روایت میں اس کو مستحب مانا ہے کیونکہ عبدالرحمٰن بن یزید بن اسود جو کہ تابعی ہیں انہوں نے کیا ہے، اسی طرح پندرہ شعبان کی رات میں شب بیداری کا مسئلہ ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام سے یہ ثابت

Www.IslamicBooks.Website

نہیں ہے البتہ تابعین میں فقہاء اہل شام سے ثابت ہے۔(لطائف المعارف لابن رجب ص ۲٦۳)

علامہ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام اوزاعی نے جو یہ کہا ہے کہ انفرادی طور سے اس رات عبادت کرنا مستحب ہے اور حافظ ابن رجب نے اس کو اختیار کیا ہے وہ غریب اور ضعیف ہے اس لئے کہ ہر وہ چیز جو شرعی دلیل سے ثابت نہیں ہے کہ وہ مشروع ہے اس کو اللہ کے دین میں ایجاد کرنا مسلم کے لئے جائز نہیں چاہے وہ اجتماعی طور پر کی جائے یا انفرادی طور پر، چاہے اسے چھپ کر کیا جائے یا اعلانیہ طور پر۔ اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ قول "جو شخص کوئی ایسا کام کرے جس کا ہم نے حکم نہیں دیا ہے وہ مردود ہے" عام ہے (التحذیر من البدع ص ۲٦)

امام ابن وضاح، امام طرطوشی، امام ابوشامہ، حافظ ابن رجب اور امام عبد العزیز بن بازؒ کے اقوال سے یہ بات واضح ہوگئی کہ پندرہ شعبان کی رات میں شب بیداری کرنا بدعت ہے اس کی کوئی دلیل کتاب وسنت میں نہیں ہے اور نہ ہی صحابہ کرامؓ نے اس کو کیا ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

۵-تبرک

تبرک کا مطلب ہے برکت حاصل کرنا اور تبرک بالشئی کا مطلب ہے کسی چیز کے واسطے سے برکت طلب کرنا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ خیر و برکت اللہ کے ہاتھ میں ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض بندوں کو فضل و برکت سے نوازا ہے، برکت کا مطلب اصل میں برقرار رہنا اور ثابت رہنا اور لازم پکڑنا ہے اس کے معنی زیادتی اور بڑھوتری کے بھی ہیں اور تبریک کا مطلب دعا کرنا ہے جیسے کہا جاتا ہے 'برک علیہ' یعنی اس کے لئے برکت کی دعا کی۔ اسی طرح کہا جاتا ہے 'بارک الله الشیء و بارک فیه و بارک علیه' یعنی اللہ اس کے اندر برکت دے اور لفظ تبارک صرف اللہ تعالیٰ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے کیونکہ اس کا مطلب ہے عظمت والا ہونا۔ برکت کا مترادف لفظ یمن ہے قرآن کریم میں جو الفاظ آتے ہیں ان کے معنی سے پتہ چلتا ہے کہ برکت سے مختلف چیزیں مراد ہیں، جیسے:

۱- خیر کا برقرار رہنا۔

۲- خیر کی زیادتی اور بڑھوتری اور اس کا یکے بعد دیگرے آتے رہنا۔

Www.IslamicBooks.Website

۳- اور لفظ تبارک صرف اللہ کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ ابن قیمؒ کہتے ہیں کہ تبارکہ سبحانہ و تعالیٰ کا مطلب ہے اللہ کی سخاوت کی برقراری، اس کے خیر کی زیادتی، اس کی بزرگی و بڑائی، اس کی عظمت و تقدس تمام بھلائیوں کا اسی کے پاس سے آنا اور اس کا اپنی مخلوق میں جس کو چاہے برکت دینا ہے (جلاء الافهام ص ۱۸۰)

مبارک امور کی بہت سی قسمیں ہیں

۱- قرآن کریم مبارک ہے:۔ اس لئے کہ اس کے اندر دنیا و آخرت کی بھلائی ہے اور قرآن سے برکت اس کی تلاوت کرنے سے اور اس پر اس طریقے سے عمل کرنے سے حاصل ہوگی جس سے اللہ راضی ہو۔

۲- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبارک ہیں: اللہ نے آپ کی ذات میں برکت رکھی ہے اس برکت کی دو قسمیں ہیں:

الف: معنوی برکت: یعنی آپؐ کی رسالت کی برکت سے دنیا و آخرت میں جو فائدہ حاصل ہو رہا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا، آپ نے لوگوں کو تاریکی سے نور کی طرف نکالا، پاکیزہ چیزوں کو حلال کیا اور خبیث چیزوں کو حرام کیا، آپ کی ذات اقدس پر

Www.IslamicBooks.Website

رسالت کا اختتام ہوا، آپ کے دین میں آسانی ونرمی پائی جاتی ہے۔

ب۔ حسی برکت :- اس کی دو قسمیں ہیں:

ا- آپ کے افعال میں برکت یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو معجزات عطا کئے تھے وہ آپ کی صداقت پر دلالت کرتی ہیں۔

۲- آپ کی ذات میں حسی اثرات و برکات: یعنی وہ برکتیں جو اللہ تعالی نے آپ کی ذات اقدس میں رکھی تھی اس لئے صحابہ کرام نے اس سے آپؐ کی زندگی میں تبرک حاصل کیا ہے اور آپؐ کی وفات کے بعد بھی آپؐ کے جسم کے بقیہ آثار سے تبرک حاصل کیا ہے (ملاحظہ ہو ڈاکٹر ناصر الجدیع کی کتاب التبرك انواعه واحكامه ص .۲۱-۶۶)

رسول اللہ ﷺ سے آپ کی زندگی میں تبرک حاصل کرنا ثابت ہے لیکن اس پر کسی دوسرے کو قیاس نہیں کیا جا سکتا کیونکہ آپ کی ذات میں اللہ نے برکت رکھی تھی اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام اور فرشتوں اور صالحین کے اندر برکت رکھی ہے لیکن ان سے تبرک حاصل کرنا جائز نہیں کیونکہ اس پر کوئی دلیل نہیں ہے۔

اسی طرح بعض جگہیں مبارک ہیں جیسے مسجد الحرام، مسجد نبوی، مسجد اقصیٰ اور پھر ساری مسجدیں، اسی طرح بعض زمان واوقات مبارک ہیں

Www.IslamicBooks.Website

جیسے رمضان، شب قدر، عشرہ ذی الحجہ، حرمت کے مہینے، پیر، جمعرات، جمعہ اور رات کے آخری تہائی حصے میں اللہ تعالیٰ کا آسمان دنیا پر نازل ہونا وغیرہ لیکن مسلم ان سے برکت حاصل نہیں کرے گا بلکہ ان اوقات اور اماکن میں نیک کام انجام دے کر اللہ تعالیٰ سے برکت طلب کرے گا۔

۳- بہت سی چیزیں مبارک ہیں جیسے زمزم کا پانی، بارش اس لئے کہ انسان اور جانور اسے پیتے ہیں، اس سے پیڑ پودے اگتے ہیں۔ زیتون کا درخت مبارک ہے، دودھ مبارک ہے، گھوڑا مبارک ہے، بکری مبارک ہے، کھجور کا درخت مبارک ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

مشروع تبرک کا بیان

اللہ کے ذکر اور تلاوت قرآن سے تبرک

مشروع طریقے سے اللہ کے ذکر اور قرآن کریم کی تلاوت سے تبرک حاصل کرنا، اس کا مطلب یہ ہے کہ دل سے اور زبان سے اللہ کا ذکر کیا جائے اور قرآن وسنت پر عمل کیا جائے جس سے دل کو سکون حاصل ہوگا اور وہ اطاعت پر آمادہ ہوگا، آفات سے نجات ملے گی، دنیا وآخرت میں بھلائی حاصل ہوگی ، گناہوں کی بخشش ہوگی ،قرآن قیامت کے دن اپنے پڑھنے والے کے لئے سفارش کرے گا اس کا مطلب یہ ہر گز نہیں کہ مصحف کو اپنے گھر میں یا گاڑی میں رکھ کر تبرک حاصل کیا جائے۔

نبی کریم ﷺ کی ذات سے آپ کی زندگی میں تبرک حاصل کرنا

رسول اللہ ﷺ کی ذات بابرکت تھی اسلئے صحابہ کرام آپ سے برکت حاصل کرتے تھے جیسے کہ حضرت ابو جحیفہ ؓ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ گرمی میں دوپہر کے وقت بطحاء کی طرف نکلے آپ نے

Www.IslamicBooks.Website

وضو کیا پھر ظہر کی دو رکعت نماز پڑھی اور عصر کی دو رکعت نماز پڑھی پھر لوگ کھڑے ہوئے اور آپ کا ہاتھ پکڑ کر اپنے چہروں پر ملنے لگے حضرت ابو جحیفہؓ کہتے ہیں کہ میں نے بھی آپ کا ہاتھ پکڑ کر اپنے چہرے پر رکھا اور مجھے آپ کا ہاتھ برف سے بھی زیادہ ٹھنڈا لگا اور مشک کی خوشبو سے بھی اچھی خوشبو محسوس ہوئی (بخاری)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ منیٰ آئے تو آپ نے جمرہ کو مارا پھر منیٰ میں اپنے جائے قیام پر گئے اور قربانی کی پھر حجام سے کہا: لو اور آپ نے اپنے سر کے دائیں جانب پھر بائیں جانب اشارہ کیا پھر لوگوں کو اپنے بال دیئے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے حضرت ابو طلحہ انصاریؓ کو بلایا تو ان کو وہ بال دیئے پھر حجام آپ کے سر کے بائیں جانب آیا آپؐ نے فرمایا اس کو مونڈو پھر اس نے مونڈا آپؐ نے ابو طلحہ کو وہ بال دیئے اور فرمایا کہ اس کو لوگوں کے درمیان تقسیم کر دو (مسلم)

صحابہ کرام نبی کریم ﷺ کے کپڑوں سے اور آپ کی انگلیوں کی جگہ سے اور وضو کے پانی سے اور پینے کے بعد آپ کے بچے ہوئے پانی سے تبرک حاصل کرتے تھے اور آپ کے جسم سے جو چیزیں الگ ہوتیں

Www.IslamicBooks.Website

ان سے تبرک حاصل کرتے تھے جیسے بال اور ان چیزوں سے تبرک حاصل کرتے جن کو آپ نے استعمال کیا تھا اور آپ کے بعد باقی رہ گئیں تھیں جیسے برتن جوتے وغیرہ جو آپ کے جسم اطہر سے جڑی رہتیں لیکن اس پر دوسرے لوگوں کو قیاس نہیں کیا جا سکتا کیونکہ آپ نے کسی بھی صحابی یا کسی دوسرے سے تبرک حاصل کرنے کا حکم نہیں دیا ہے اور نہ صحابہ کرام نے آپ کے علاوہ آپ کی زندگی میں یا موت کے بعد کسی سے تبرک حاصل کیا ہے نہ تو مہاجرین وانصار میں سابقین واولین سے اور نہ خلفاء راشدین سے اور نہ ہی عشرہ مبشرہ سے۔

امام شاطبیؒ کہتے ہیں کہ صحابہ کرام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کسی سے تبرک حاصل نہیں کیا ہے جب کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امت میں سب سے افضل حضرت ابو بکرؓ تھے پھر حضرت عمرؓ تھے پھر حضرت عثمان غنیؓ تھے اور اس کے بعد حضرت علیؓ تھے پھر بقیہ صحابہ ہیں جن سے افضل امت میں کوئی نہیں، لیکن ایک بھی صحابی سے صحیح طور پر یہ مشہور نہیں ہے کہ کسی نے ان سے تبرک حاصل کیا ہے (الاعتصام للشاطبیؒ، ۲/۔ ۸،۹) اس میں کوئی شک نہیں کہ علماء کے علم سے فائدہ اٹھانا ان کا وعظ سننا ان کے ساتھ ذکر کی مجلسوں میں

Www.IslamicBooks.Website

بیٹھنا خیر و برکت کی چیز ہے لیکن ان کی ذات سے تبرک حاصل کرنا درست نہیں ہے بلکہ صرف ان کے صحیح علم پر عمل کیا جائے گا اور ان میں جو اہل سنت ہیں ان کی پیروی کی جائے گی (التبرك انواعه واحكامه للدكتور الجديع ص ٢٦١ ـ ٢٦٩)

آب زمزم پی کر تبرک حاصل کرنا

مائے زمزم روئے زمین پر سب سے افضل پانی ہے اور اس کو پینے سے آدمی آسودہ ہو جاتا ہے اگر اچھی نیت سے اس کو پیا جائے تو بیماریوں سے شفاء حاصل ہوتی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "زمزم کا پانی مبارک ہے وہ کھانے والے کا کھانا ہے اور بیماروں کے لئے شفاء ہے" (مسلم)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ماء زمزم ہر اس چیز کے لئے ہے جس کے لئے وہ پیا جائے۔ (ابن ماجه)

نبی کریم ﷺ زمزم کا پانی مشک میں رکھتے اور مریضوں پر اس کو ڈالتے اور انہیں پلاتے تھے۔ (ترمذی)

Www.IslamicBooks.Website

بارش کے پانی سے تبرک حاصل کرنا

بارش ایک مبارک چیز ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کے اندر برکت رکھی ہے مثلا لوگ اس کو پیتے ہیں چوپائے اس سے سیراب ہوتے ہیں، نباتات واشجار اس سے اُگتے ہیں، اللہ نے ہر چیز کو اس سے زندہ کیا ہے۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اتفاق سے بارش ہوئی آپ نے اپنے بدن کا بعض حصہ کپڑا اٹھا کر کھولا یہاں تک کہ اس پر بارش پڑی ہم نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ آپ نے ایسا کیوں کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ " لأنه حديث عهد بربه " کیونکہ اس کو اس کے رب نے ابھی نیا نیا پیدا کیا ہے۔ لہٰذا یہ رحمت ہے اور اس سے برکت حاصل کی جائے۔ امام نوویؒ نے اس کا یہی معنی بیان کیا ہے، (شرح نووی علی صحيح مسلم ٤٤٨/٦)

ممنوع تبرک کا بیان

۱- نبی کریم ﷺ کی ذات سے آپ کی وفات کے بعد تبرک حاصل کرنا منع ہے مگر دو طریقوں سے:

الف: آپ پر ایمان لا کر اور آپ کی اطاعت کر کے کیونکہ اس میں

Www.IslamicBooks.Website

خیر کثیر اور اجر عظیم ہے اور دنیا و آخرت میں بھلائی ہے۔

ب- آپ کے جسم سے الگ ہونے والی چیزوں میں سے جو چیزیں باقی رہ گئی ہیں ان کے ذریعے جیسے آپ کا کپڑا، آپ کا بال اور آپ کا برتن جس کا بیان گزر چکا ہے۔ اور اس کے علاوہ آپ سے تبرک حاصل کرنا جائز نہیں چنانچہ آپ کی قبر سے تبرک حاصل نہیں کی جاسکتی، اور آپ کی قبر کی زیارت کے لئے سفر کا اہتمام نہیں کیا جاسکتا کیونکہ سفر صرف تین مسجدوں کی زیارت کے لئے جائز ہے اور وہ مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ ہے۔ آپ ﷺ کی قبر کی زیارت صرف اس کے لئے مستحب ہے جو مدینہ کے اندر ہو یا مسجد نبوی کی زیارت کرے پھر آپ ﷺ کی قبر کی زیارت کر لے۔ اور زیارت کی کیفیت یہ ہوگی کہ جب مسجد میں داخل ہو تحیۃ المسجد پڑھے پھر قبر کے پاس جائے اور ادب سے حجرہ کی طرف رخ کر کے کھڑا ہو پھر آہستہ آواز میں ادب سے کہے ''السلام علیک یارسول اللہ'' حضرت عبداللہ بن عمرؓ اس سے زیادہ نہیں کہتے تھے لیکن اگر یہ کہے کہ اے اللہ کے رسول آپ پر سلام ہو، اے اللہ کی مخلوق میں سب سے بہتر، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ سچ مچ اللہ کے رسول ہیں اور آپ نے رسالت کو پہنچا دیا ہے اور امانت کو ادا کر دیا ہے اور اللہ

Www.IslamicBooks.Website

کی راہ میں پوری طرح محنت کی ہے اور امت کو نصیحت کی ہے۔ تو اس میں کوئی حرج نہیں اس لئے کہ یہ آپ کی صفات میں سے ہے (ملاحظہ هو مجموع فتاویٰ ابن باز فی الحج والعمرة ۲۸۹/۵) لیکن قبر کے پاس یہ سمجھ کر دعا کرنا کہ وہاں دعا قبول ہوگی درست نہیں اور نہ ہی قبر کو چھونا اور اس کا بوسہ لینا یا اس کی دیواروں کو چومنا وغیرہ درست ہے۔ اسی طرح ان جگہوں سے تبرک حاصل کرنا جہاں آپ بیٹھے تھے یا جہاں آپ نے نماز پڑھی تھی یا جن راستوں پر چلے تھے اور جہاں وحی نازل ہوئی تھی یا جہاں ولادت ہوئی تھی درست نہیں ہے۔ اس طرح اس رات سے تبرک حاصل کرنا جس میں آپؐ پیدا ہوئے تھے یا جس رات میں آپ کو معراج ہوئی تھی یا جس تاریخ میں آپ کی ہجرت ہوئی تھی درست نہیں ہے کیونکہ اس پر کوئی شرعی دلیل نہیں ہے (ملاحظہ ہو ڈاکٹر جدیع کی کتاب التبرك : انواعه و احکامه ص ۳۱۵-۳۸۰)

۲- صالحین کی ذات سے، ان کے آثار سے، ان کی عبادت کی جگہوں سے، ان کی اقامت کی جگہوں سے، ان کی قبروں سے تبرک حاصل کرنا جائز نہیں ان کی قبروں کی زیارت کے لئے سفر کرنا، ان کے پاس نماز پڑھنا اور حاجت طلب کرنا، اس کو چومنا، اس کے پاس ٹھہرنا،

Www.IslamicBooks.Website

ان کا عرس یا میلاد منانا درست نہیں اور اگر کوئی شخص ان سے تقرب حاصل کرنے کی غرض سے اور اس اعتقاد کے ساتھ کہ وہ نفع ونقصان پہنچاتے ہیں یا عطا کرتے اور روکتے ہیں، ان مذکورہ افعال میں سے کوئی فعل انجام دے تو اس نے شرک اکبر کا ارتکاب کیا۔ لیکن جس نے اللہ سے برکت حاصل کرنے کی امید میں ان سے تبرک حاصل کیا تو اس نے سخت بدعت کا کام کیا اور ایک قبیح عمل کیا (التبرك : انواعه و احکامه ص ۳۸۱-۴۱۸)

۳- پہاڑوں اور خاص جگہوں سے تبرک حاصل کرنا جائز نہیں کیونکہ یہ رسول اللہ ﷺ کے طریقے کے خلاف ہے اور ان پہاڑوں اور جگہوں کی تعظیم کرنا ہے اس کو حجر اسود یا خانۂ کعبہ کے اطراف پر قیاس کرنا ناجائز ہے اس لئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے اور حجر اسود اور رکن یمانی کے علاوہ کسی چیز کو چومنا یا چھونا جائز نہیں کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارکان میں سے صرف انہیں دو رکنوں کو چھوا ہے اور بوسہ دیا ہے اس پر تمام علماء کا اتفاق ہے (ملاحظه هو امام ابن تیمیه کی کتاب اقتضاء الصراط المستقیم ۷۹۹/۲)

امام ابن قیمؒ کہتے ہیں کہ روئے زمین پر حجر اسود اور رکن یمانی کے علاوہ کوئی چیز ایسی نہیں ہے جس کو چومنا اور چھونا جائز ہو اور جہاں گناہ

Www.IslamicBooks.Website

جھڑتے ہوں (زادالمعاد فی ھدی خیر العباد ۱ /٤٨)

اور مکہ کی خصوصیت کے بارے میں لکھتے ہوئے کہتے ہیں کہ روئے زمین پر مکہ کے علاوہ کوئی ایسی جگہ نہیں ہے جہاں ہر قادر شخص کے لئے دوڑ کر جانا اوراس کے گھر کا طواف کرنا ضروری ہو، جو اس کے اندر ہے (زاد المعاد ۱ /٤٨)

امام ابن تیمیہؒ کہتے ہیں کہ خانۂ کعبہ کے علاوہ کسی جگہ کا طواف کرنا بہت بڑی بدعت ہے بلکہ حرام ہے اور جس نے اس کو دین سمجھ کر کیا اس کو توبہ کرنا ضروری ہے پس اگر توبہ کرلیا تو ٹھیک ہے ورنہ اسے قتل کر دیا جائے گا (مجموع فتاوی ابن تیمیه ۲٦ /۱۲۱)

مقام ابراہیم اور دیگر پتھروں کو یا مسجد کی دیواروں کو چومنا اور چھونا جائز نہیں، جبل حراء جس کا نام جبل نور ہے اس سے تبرک حاصل کرنا جائز نہیں اور نہ اس کی زیارت کرنا اس پر چڑھنا یا وہاں نماز کے لئے جانا مشروع ہے، اسی طرح جبل ثور سے تبرک حاصل کرنا اور اور اس کی زیارت کے لئے جانا مشروع نہیں۔ اس طرح جبل عرفات، جبل ابی قبیس، جبل شبیر سے تبرک حاصل کرنا جائز نہیں اسی طرح گھروں سے تبرک حاصل کرنا جیسے دار ارقم وغیرہ جائز نہیں اسی طرح جبل طور کی زیارت کے لئے سفر کا اہتمام کرنا مشروع نہیں اور نہ ہی درختوں،،

Www.IslamicBooks.Website

پتھروں اور کسی دوسری چیز سے تبرک حاصل کرنا درست ہے (ملاحظہ ہو ڈاکٹر جدیع کی کتاب التبرك أنواعه واحكامه ص ٤١٩/٤٦٤)

ممنوع تبرک کے اسباب

ممنوع تبرک سے اسباب دین سے جہالت، صالحین کے بارے میں غلو، کفار کی مشابہت اور جگہوں یا آثار مکانی کی تعظیم ہیں۔

ممنوع تبرک کے اثرات

ممنوع تبرک کے اثرات بہت زیادہ ہیں مثلا اس سے شرک اکبر کا ارتکاب ہوتا ہے یا شرک اکبر تک یہ پہنچاتا ہے اور اس کا وسیلہ بنتا ہے، اس سے بدعت پھیلتی ہے، گناہوں کا ارتکاب ہوتا ہے، آدمی مختلف قسم کے جھوٹ میں پڑ جاتا ہے، نصوص کی تحریف ہوتی ہے، سنت کو ضائع کیا جاتا ہے، لوگوں کو ہلاکت میں ڈالا جاتا ہے۔

ممنوع تبرک سے مقابلہ کرنے کے وسائل

ممنوع تبرک سے مقابلہ کرنے کے وسائل یہ ہیں: علم کا پھیلانا، حق کے راستے کی طرف لوگوں کو دعوت دینا، غلو کے وسائل اور تبرک کے

Www.IslamicBooks.Website

مظاہر کو مٹانا اور ڈھا دینا ہے۔

علامہ سعدیؒ کتاب التوحید کے باب ''جس نے کسی درخت یا پتھر سے یا اس کے مثل کسی اور چیز سے تبرک حاصل کیا'' پر تبصرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ شرک ہے اور یہ مشرکین کا کام ہے اس لئے کہ علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ کسی بھی درخت، پتھر اور جگہ وغیرہ سے تبرک حاصل کرنا مشروع نہیں کیونکہ یہ غلو ہے یہی غلو اس کی عبادت تک لے جاتی ہے اور یہ شرک اکبر ہے اور اس میں ساری چیزیں شامل ہیں چاہے وہ مقام ابراہیم ہو یا نبی کریم ﷺ کا حجرہ ہو یا بیت المقدس کا پتھر ہو یا زمین کا کوئی اہم ٹکڑا ہو۔

البتہ حجر اسود اور رکن یمانی کا چھونا اور بوسہ دینا اللہ کی عبادت اس کی تعظیم اور اللہ کی عظمت کے سامنے اپنے آپ کو جھکانا ہے یہ عبادت کی روح ہے اور خالق کی تعظیم ہے جب کہ پہلی شکل میں مخلوق کو پکارنا ہے اور اس کی تعظیم کرنا ہے جو کہ شرک ہے (القول السدید فی مقاصد التوحید ص ۵۱)

مختلف قسم کی بدعات

۱۔ جہری طور پر زبان سے الفاظ کی ادائیگی کے ساتھ نیت کرنا جیسے یہ کہنا کہ میں نیت کرتا ہوں کہ میں ایسے ایسے نماز پڑھوں گا یا میں نیت

Www.IslamicBooks.Website

کرتا ہوں کہ آج فرض روزہ یا نفل روزہ اللہ کے لئے رکھوں گا یا میں وضو کرنے کی نیت کرتا ہوں یا غسل کرنے کی نیت کرتا ہوں وغیرہ اس طرح کی نیت بدعت ہے کیونکہ یہ رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:﴿ قل اتعلمون اللہ بدینکم و اللہ یعلم ما فی السمٰوات وما فی الارض واللہ بکل شیء علیم ﴾ کہہ دیجئے کہ کیا تم اللہ تعالیٰ کو اپنی دینداری سے آگاہ کر رہے ہو اللہ تو ہر اس چیز سے جو آسمانوں میں اور زمین میں ہے بخوبی آگاہ ہے اور اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔ (حجرات:۱۶)

نیت کی جگہ دل ہے اور نیت کا تعلق دل سے ہے نہ کہ زبان سے۔ حافظ ابن رجبؒ کہتے ہیں کہ "نیت دل کے ارادے کو کہتے ہیں اور دل میں جو عبادت مقصود ہو اس کو زبان سے کہنا واجب نہیں" (جامع العلوم والحکم ۹۲/۱)

۲۔نمازوں کے بعد اجتماعی طور پر ذکر کرنا: مشروع صرف انفرادی طور پر اس طرح ذکر کرنا ہے جس طرح رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام نے نمازوں کے بعد کیا ہے اور اجتماعی طور پر ذکر سنت کی مخالفت ہے اس لئے یہ بدعت ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

۳۔ مردوں کی روحوں پر فاتحہ پڑھنا اور فاتحہ پڑھنے کی درخواست کرنا یا مردوں کے لئے دعا کرنے کے بعد اس کو پڑھنا یا نکاح کے خطبہ کے وقت اس کو پڑھنا صریح بدعت ہے۔ جس کو نہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے اور نہ ہی صحابہ کرام نے۔

۴۔ مردوں کے لئے ماتم کی مجلس منعقد کرنا، کھانا پکوانا، کرائے پر قرآن خوانی کرنے والوں کو بلانا اور یہ سمجھنا کہ یہ تعزیت ہے اور میت کو اس سے فائدہ پہنچتا ہے کھلی بدعت اور گمراہی ہے۔

۵۔ صوفیاء کے مختلف اذکار جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کے خلاف ہیں اس بابت میں آپؐ نے فرمایا: ''من عمل عملاً لیس علیہ امرنا فھو ردّ'' جو شخص کوئی ایسا کام کرے جس کا ہم نے حکم نہیں دیا ہے وہ مردود ہے۔

۶۔ قبروں پر عمارت بنانا، اس کو مسجدیں بنانا، اس پر مسجدیں تعمیر کرنا اور مردوں کو مسجد کے اندر دفن کرنا اور قبروں کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا ان سے تبرک حاصل کرنے کے لئے زیارت کرنا اور صاحب قبر سے وسیلہ طلب کرنا، مردوں کی قبر کے پاس نماز پڑھنا، اور اس کے پاس دعا کرنا، عورتوں کا قبروں کی زیارت کرنا اور اس پر شمع روشن کرنا سب قبیح بدعت ہے۔ (ملاحظہ ہو کتاب التوحید للعلامۃ الدکتور صالح الفوزان ص ۹۴)

Www.IslamicBooks.Website

نویں فصل

بدعتی کی توبہ

اس میں کوئی شک نہیں کہ بدعت بہت بڑا گناہ ہے اور اس پر اصرار کرنا آدمی کو ہلاکت میں ڈالنے والی چیز ہے۔ سفیان ثوریؒ کہتے ہیں کہ بدعت ابلیس کو ہر معاصی سے زیادہ پسند ہے اس لئے کہ معصیت سے توبہ کی جا سکتی ہے لیکن بدعت سے توبہ نہیں کی جا سکتی کیونکہ بدعتی اس عمل کو باعث ثواب سمجھتا ہے۔ (شرح السنة للبغوی ۱/۲۱٦)

امام ابن تیمیہؒ کہتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ بدعتی آدمی جب دین میں نئی چیز ایجاد کر لیتا ہے جس کو اللہ اور اس کے رسولؐ نے مشروع نہیں کیا تو اس کو اپنا کام اچھا معلوم ہوتا ہے اور توبہ نہیں کرتا اس لئے کہ توبہ کیلئے یہ جاننا ضروری ہے کہ جو کام وہ کر رہا ہے وہ برا ہے اور اسے توبہ کرنا چاہئے لیکن چونکہ وہ اپنے کام کو برا نہیں سمجھتا بلکہ اچھا سمجھتا ہے اس لئے توبہ نہیں کرتا۔

پھر کہتے ہیں کہ بدعتی کے لئے توبہ ممکن ہے اگر اللہ اس کو ہدایت دے اور حق اس کے لئے واضح ہو جائے جیسے کہ اللہ نے بہت سے کفار و منافقین

Www.IslamicBooks.Website

اور اہل بدعت کو ہدایت دی (مجموع فتاوی شیخ الاسلام ابن تیمیه ۹/۱۰)

امام ابن تیمیہؒ مزید فرماتے ہیں کہ جس نے یہ کہا کہ بدعتی کی توبہ مطلقا قبول نہیں ہوگی اس کا قول بالکل غلط ہے۔

اور حضرت انسؓ سے جو روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

﴿ان اللہ حجب التوبة عن صاحب کل بدعة﴾ (طبرانی)

اللہ تعالیٰ نے ہر بدعتی سے توبہ کو منع کر دیا ہے تو اس حدیث کے معنی کی وضاحت ابن تیمیہؒ کے اس کلام میں کی جا چکی ہے جس کا ذکر ابھی ہوا ہے۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ قرآن وسنت کے نصوص بعض بعض کی تفسیر کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ توبہ کرنے والے کی توبہ قبول کر لے گا اگر وہ صدق دل سے توبہ کریں اور پھر اس گناہ کا ارتکاب نہ کرنے کا عزم کریں اور اہل حق کو اس کا حق واپس کر دیں چنانچہ مشرکین وقاتلین اور زانیوں کے لئے جو وعید ہے اس کا ذکر کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿الا من تاب و آمن و عمل عملا صالحا فاولئک یبدل اللہ سیئاتھم حسنٰت و کان اللہ غفو را رحیما﴾ (فرقان: ۷۰) ترجمہ: سوائے ان لوگوں کے جو توبہ کرلیں اور ایمان لائیں اور نیک کام کریں ایسے لوگوں کے گناہوں

Www.IslamicBooks.Website

کو اللہ تعالیٰ نیکیوں سے بدل دیتا ہے اللہ بخشنے والا مہربانی کرنے والا ہے۔اور فرمایا: ﴿و انی لغفار لمن تاب و آمن و عمل صالحا ثم اهتدیٰ﴾ (طه: ۸۲) ترجمہ: ہاں بیشک میں انہیں بخش دونگا جو توبہ کرلیں ایمان لائیں نیک عمل کریں اور راہ راست پر بھی رہیں۔اور فرمایا: ﴿قل یٰا عبادی الذین اسرفوا علیٰ انفسهم لا تقنطوا من رحمة الله ان الله یغفر الذنوب جمیعا انه هو الغفور الرحیم﴾ (زمر: ۵۳) ترجمہ: (میری جانب سے) کہہ دو کہ اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ یقیناً اللہ تعالیٰ سارے گناہوں کو بخش دیتا ہے واقعی وہ بڑی بخشش بڑی رحمت والا ہے اور فرمایا: ﴿و من یعمل سوءا او یظلم نفسه ثم یستغفر الله یجد الله غفورا رحیما﴾ (نساء: ۱۱۰) ترجمہ: جو شخص کوئی برائی کرے یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے تو وہ اللہ کو بخشنے والا، مہربانی کرنے والا پائے گا۔یہ توبہ سب کے لئے عام ہے چاہے وہ ملحدین و کافرین ہوں یا مشرکین ومبتدعین ہوں یا اہل معاصی ہوں، اگر توبہ کے شرائط پوری طرح پائے جائیں۔

Www.IslamicBooks.Website

دسویں فصل

بدعت کے اثرات ونقصانات

بدعت کے اثرات بہت ہی خطرناک ہیں اور اس کے نقصانات انتہائی مہلک ہیں مثلاً :

۱- **بدعت کفر کا قاصد ہے :** حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک میری امت اپنے پہلے کی امتوں کی ایک ایک بالشت اور ایک ایک ہاتھ میں پیروی نہ کرنے لگے، کہا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگ فارس وروم کی پیروی کرنے لگیں گے، آپ نے فرمایا کہ اس سے ان کے علاوہ اور کون مراد ہوسکتا ہے (بخاری) حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ اپنے سے پہلے لوگوں کی پیروی ایک ایک بالشت اور ایک ایک ہاتھ میں کروگے حتیٰ کہ اگر وہ گوہ کے سوراخ میں داخل ہوئے ہوں گے تو تم بھی ایسا ہی کروگے ہم نے کہا کہ جن کی پیروی کی جائے گی کیا وہ یہود ونصاریٰ ہیں آپؐ نے فرمایا پھر کون؟ (بخاری و مسلم)

Www.IslamicBooks.Website

۲- جھوٹی باتیں گڑھ کر اللہ کی طرف منسوب کرنا

بدعتی اللہ پر اور اس کے رسول پر جھوٹی باتیں بناتے ہیں جب کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے سخت منع کیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿ و لو تقول علینا بعض الا قاویل ، لا حذنا منه بالیمین ، ثم لقطعنا منه الوتین ﴾ (الحاقة : ٤٤ ـ ٤٦) ترجمہ: اور اگر یہ ہم پر کوئی بھی بات بنا لیتا تو البتہ ہم اس کا داہنا ہاتھ پکڑ لیتے پھر اس کی شہ رگ کاٹ دیتے۔

اور رسول اللہ ﷺ نے بھی اپنی طرف جھوٹی بات منسوب کرنے سے سخت منع کیا ہے اور عذاب کی دھمکی دی ہے آپؐ نے فرمایا کہ جو مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔ (بخاری ، مسلم)

۳- بدعتی سنت اور اہل سنت سے بغض رکھتے ہیں

امام اسماعیل بن عبد الرحمٰن الصابونیؒ کہتے ہیں کہ اہل بدعت کی علامات ظاہر ہیں اور ان سب سے واضح علامت اہل سنت سے دشمنی رکھنا اور ان کو حقیر سمجھنا ہے۔ (عقیدة اهل السنة و اصحاب الحدیث ص ۲۹۹)

Www.IslamicBooks.Website

۴- بدعتی کا عمل مردود ہے

اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "جس نے ہمارے اس دین میں کوئی ایسی چیز نکالی جو اس میں سے نہیں ہے وہ مردود ہے" اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ جس نے کوئی ایسا کام کیا جس کو ہم نے کرنے کا حکم نہیں دیا تو وہ مردود ہے (بخاری، مسلم)

۵- بدعتی کا برا انجام

شیطان انسان کے اوپر ہر دشوار گذار راستے میں غالب آنا چاہتا ہے چنانچہ پہلا دشوار راستہ شرک ہے اور اگر وہ شرک سے نجات پا گیا تو شیطان اس کو بدعت کے دشوار گذار راستے پر لانا چاہتا ہے اسی لئے بدعت کو سارے معاصی سے زیادہ خطرناک بتایا جاتا ہے (ملاحظہ ہو ابن قیمؒ کی کتاب مدارج السالکین ۱/۲۲۲)

سفیان ثوریؒ کہتے ہیں کہ بدعت ابلیس کو معصیت سے زیادہ محبوب ہے اس لئے کہ معصیت سے توبہ کی جاسکتی ہے لیکن بدعت سے توبہ نہیں کی جاسکتی ہے (شرح السنة للبغوی ۱/ ۲۱۶)

Www.IslamicBooks.Website

۶- بدعتی کی سمجھ الٹی ہوتی ہے

چنانچہ وہ نیکی کو برائی اور برائی کو نیکی سمجھتا ہے، سنت کو بدعت اور بدعت کو سنت سمجھتا ہے، حضرت حذیفہ بن یمانؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم تم بدعت کو ضرور پھیلاؤ گے یہاں تک کہ جب اس میں سے کچھ چھوٹ جائے گا تو لوگ کہیں گے کہ سنت چھوٹ گئی ہے۔(اخرجه ابن وضاح فی کتاب فیه ماجاء فی البدع ص ۱۲٤)

۷- بدعتی کی گواہی اور اس کی روایت قابل قبول نہیں

تمام محدثین فقہاء اور اصحاب اصول کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اگر بدعتی پر اس کی بدعت کی وجہ سے کفر کا فتوی لگایا جائے تو اس کی روایت نا قابل قبول ہے لیکن اگر اس پر کفر کا فتوی نہ لگایا جائے تو اس کی روایت قبول کرنے کے سلسلے میں علماء کا اختلاف ہے۔ امام نووی کہتے ہیں کہ اس کی روایت قبول کی جائے گی اگر وہ اپنی بدعت کی طرف دعوت نہ دیتا ہو لیکن اگر وہ اپنی بدعت کی طرف دعوت دیتا ہو تو قبول نہیں کی جائے گی (شرح نووی علی صحیح مسلم ۱/۱۷٦)

Www.IslamicBooks.Website

۸-بدعتی سب سے زیادہ فتنے میں پڑتے ہیں

اللہ تعالیٰ نے فتنوں میں پڑنے سے خبردار کیا ہے چنانچہ فرمایا:
﴿ واتقوا فتنة لا تصيبن الذين ظلموا منكم خاصة واعلموا ان الله شديد العقاب ﴾ (انفال : ۲۵) ترجمہ: اور تم ایسے وبال سے بچو جو خاص کر صرف ان ہی لوگوں پر واقع نہ ہوگا جو تم میں سے ان گناہوں کے مرتکب ہوئے ہیں اور یہ جان لو اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔

اور فرمایا: ﴿ فليحذر الذين يخالفون عن أمره أن تصيبهم فتنة أو يصيبهم عذاب اليم ﴾ (نور : ۶۳) ترجمہ: سنو جو لوگ حکم رسول کی مخالفت کرتے ہیں انہیں ڈرتے رہنا چاہئے کہیں ان پر زبردست آفت نہ آپڑے یا انہیں دردناک عذاب نہ آپہنچے۔ اور اس فتنے سے بڑھ کر کیا کوئی فتنہ زیادہ خطرناک ہوسکتا ہے جس میں رسول اللہ ﷺ کی سنت کی مخالفت ہورہی ہو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم فتنوں کے ظاہر ہونے سے پہلے نیک اعمال کے لئے سبقت کرلو اس لئے کہ یہ فتنے تاریک رات کے حصے کی طرح ظاہر ہوں گے، آدمی مومن ہوکر صبح

Www.IslamicBooks.Website

کرے گا اور کافر بن کر شام کرے گا اور مومن ہو کر شام کرے گا اور کافر بن کر صبح کرے گا وہ اپنے دین کو دنیا کے سامان کے بدلے بیچے گا (مسلم)

۹-بدعتی شریعت میں غلطی نکالتا ہے

وہ اپنی بدعت سے شارع بننے کی کوشش کرتا ہے اور دین کو مکمل کرنا چاہتا ہے جب کہ اللہ تعالیٰ نے دین کو مکمل کر دیا ہے جیسا کہ فرماتا ہے: ﴿ الیوم اکملت لکم دینکم و أتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا ﴾ (مائدہ : ۳) ترجمہ: آج میں نے تمہارے لئے دین پورا کر دیا ہے اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے دین اسلام سے راضی ہوا، اور اس نے قرآن کریم کے اندر ہر چیز کو بیان کر دیا ہے جیسا کہ فرماتا ہے: ﴿ و نزلنا علیک الکتب تبیانا لکل شیء وھدی و رحمة و بشریٰ للمسلمین ﴾ (نحل : ۸۹) ترجمہ: اور ہم نے تم پر کتاب نازل فرمائی جس میں ہر چیز کا شافی بیان ہے اور ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے مسلمانوں کے لئے۔

۱۰-بدعتی کے لئے حق باطل کے ساتھ مشتبہ ہو جاتا ہے

اس لئے کہ علم نور ہے اس کے ذریعے اللہ جس کو چاہتا ہے ہدایت

Www.IslamicBooks.Website

دیتا ہے اور بدعتی تقوی سے محروم کردیا جاتا ہے جس کے ذریعے حق کی معرفت حاصل ہوتی ہے جیسے کہ اللہ نے فرمایا: ﴿ یٰا یھا الذین اٰمنوا ان تتقوا اللہ یجعل لکم فرقانا و یکفر عنکم سیئاتکم ویغفر لکم و اللہ ذو الفضل العظیم ﴾ (انفال ۲۹:) ترجمہ: اے ایمان والو! اگر تم اللہ سے ڈرتے رہو گے تو اللہ تعالیٰ تم کو ایک فیصلے کی چیز دے گا اور تم سے تمہارے گناہ دور کر دے گا اور تم کو بخش دے گا اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔

۱۱-بدعتی اپنا گناہ اور اپنے متبعین کا گناہ اپنے اوپر اٹھائے گا

حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے ہدایت کی طرف کسی کو دعوت دی تو اس کو اس کی اتباع کرنے والے کے برابر ثواب ملے گا اور ان کے ثواب سے کچھ کم نہ کیا جائے گا اور جس نے کسی گمراہی کی طرف دعوت دی تو اس کے اوپر وہی گناہ ہوگا جو اس کی اتباع کرنے والے پر ہوگا اور ان کے گناہوں میں سے کچھ کم نہ کیا جائے گا۔ (مسلم)

Www.IslamicBooks.Website

۱۲۔ بدعتی کے اوپر لعنت ہوتی ہے

جس شخص نے مدینے کے اندر کوئی نئی چیز ایجاد کی اس کے بارے میں حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اس کے اندر کوئی نئی چیز ایجاد کی یا کسی نئی چیز کو ایجاد کر کے اس کے اندر پناہ لی تو اس کے اوپر اللہ کی لعنت، فرشتوں کی لعنت، اور سارے لوگوں کی لعنت ہوگی اور اللہ اس کا کوئی عمل فرض ہو یا نفل قبول نہیں کرے گا۔ (بخاری، مسلم) امام شاطبیؒ کہتے ہیں کہ یہ حدیث عام ہے اور ہر اس نئی چیز کو شامل ہے جو شریعت کے مخالف ہو اور بدعت تو سب سے قبیح اور نئی چیز ہے۔ (الاعتصام ۱/ ۹۶)

۱۳ - بدعتی کو قیامت کے دن حوض نبیؐ سے پانی پینے سے روک دیا جائے گا

حضرت سھل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تم میں سب سے پہلے حوض پر آؤں گا اور جو اس پر وارد ہوگا وہ

Www.IslamicBooks.Website

اس سے پیئے گا اور جو اس سے پیئے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ اور میرے پاس کچھ ایسے لوگ آئیں گے جن کو میں پہچانوں گا اور وہ بھی مجھے پہچانیں گے پھر میرے اور ان کے درمیان پردہ حائل کر دیا جائے گا۔ (بخاری، مسلم) اور ایک روایت میں ہے کہ میں کہوں گا یہ مجھ میں سے ہیں تو کہا جائے گا کہ تم کو معلوم نہیں کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا نئی چیزیں ایجاد کی تھیں تو میں کہوں گا اس شخص کے لئے دوری ہو دوری ہو جس نے میرے بعد دین کو بدل دیا (بخاری)

اور شقیق حضرت عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں کہوں گا کہ اے میرے رب! یہ میرے اصحاب ہیں یہ میرے اصحاب ہیں تو کہا جائے گا کہ تمہیں نہیں معلوم کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا کیا نئی چیزیں ایجاد کی تھیں (بخاری، مسلم)

حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں حوض پر ہونگا اور تم میں سے جو بھی میرے پاس آئے گا میں اس کو دیکھوں گا کچھ لوگوں کو میرے سامنے پکڑ لیا جائے گا میں کہوں گا اے میرے رب یہ مجھ میں سے ہیں اور میرے امتی ہیں تو کہا جائے گا تمہیں معلوم ہے کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا کیا تھا، خدا کی قسم پھر وہ اپنی ایڑیوں کے بل لوٹ جائیں گے

Www.IslamicBooks.Website

چنانچہ ابن ملیکہ یہ دعا کرتے تھے کہ اے اللہ ہم تیری پناہ مانگتے ہیں کہ ہم ایڑیوں کے بل لوٹیں اور اپنے دین کے بارے میں فتنے میں پڑیں۔

۱۴- بدعتی اللہ کے ذکر سے اعراض کرتا ہے

اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کے اندر اور اپنے رسول کی زبان سے کچھ دعائیں، اور اذکار مشروع کیا ہے ان میں سے بعض زماں ومکان کے ساتھ مقید ہیں جیسے نماز کے بعد کی دعائیں صبح وشام کی دعائیں، سونے وجاگنے کی دعائیں وغیرہ اور ان میں سے بعض مطلق ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿ یٰایها الذین اٰمنوا اذکروا الله ذکرا کثیرا، و سبحوه بکرة و اصیلا ﴾ (احزاب: ۴۱-۴۲) ترجمہ: مسلمانو! اللہ کا ذکر بہت زیادہ کرو اور صبح وشام اس کی پاکیزگی بیان کرو۔

لیکن بدعتی لوگ ان دعاؤں سے اعراض کرتے ہیں کیونکہ وہ لوگ یا تو اپنی بدعت میں مشغول رہتے ہیں یا مشروع دعاؤں کی جگہ غیر مشروع دعائیں اور بدعی اذکار کرتے ہیں (ملاحظہ ہو تنبیہ اولی الابصار الی کمال الدین وما فی البدع من الاخطار للدکتور صالح بن سعد السحیمی ص ۱۸۹)

Www.IslamicBooks.Website

۱۵-بدعتی حق کو چھپاتا ہے

جبکہ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو سخت دھمکی دی ہے اور ان پر لعنت بھیجی ہے جیسے کہ فرماتا ہے۔﴿ ان الذین یکتمون ما انزلنا من البینٰت و الھدیٰ من بعد ما بینٰہ للناس فی الکتب اولئک یلعنھم اللہ و یلعنھم اللٰعنون ﴾ (بقرہ: ۱۵۹) ترجمہ: جو لوگ ہماری اتاری ہوئی دلیلوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں باوجود یہ کہ ہم نے اسے اپنی کتاب میں لوگوں کے لئے بیان کر دیا ہے، ان لوگوں پر اللہ کی اور تمام لعنت کرنے والوں کی لعنت ہے۔

۱۶-بدعتی کا عمل اسلام سے لوگوں کو نفرت دلاتا ہے

کیونکہ وہ بدعی خرافات پر عمل کرتے ہیں جس کو دیکھ کر دشمنان اسلام دین اسلام کا مذاق اڑاتے ہیں جبکہ اسلام ان بدعی خرافات سے بری ہے۔

۱۷-بدعتی امت کے اندر تفرقہ ڈالتا ہے

بدعت کی وجہ سے مسلمانوں میں مختلف گروہ بن گئے ہیں، اللہ تعالی نے فرمایا:﴿ ان الذین فرقوا دینھم و کانوا شیعا لست منھم فی شیء انما امرھم الی اللہ ثم ینبئھم بما کانوا یفعلون ﴾

Www.IslamicBooks.Website

(انعام : ١٦٠) ترجمہ: بے شک جن لوگوں نے اپنے دین کو جدا جدا کر دیا اور الگ الگ گروہ میں بٹ گئے آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں بس ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے حوالے ہے پھر وہ ان کو ان کا کیا ہوا بتلا دیں گے۔

۱۸- جو بدعتی اپنی بدعت کو کھلم کھلا کرتا ہو اس کی غیبت کرنا جائز ہے

کیونکہ وہ فسق سے زیادہ خطرناک ہے کتاب سنت کی روشنی میں غیبت حرام ہے لیکن چھ اسباب کی وجہ سے جائز ہے۔(ملاحظہ ہو شرح النووی علی صحیح مسلم ١٦/ ١٤٢)

(۱) ظلم کی شکایت کرنا (۲) منکر کے بدلنے پر مدد طلب کرنا (۳) فتویٰ طلب کرنا (۴) مسلمانوں کو شر سے آگاہ کرنا (۵) اگر کوئی اعلانیہ طور پر اپنے فسق و فجور اور بدعت کا ارتکاب کرے۔ (٦) تعارف کرانا (ملاحظہ ہو ابن حجرؒ کی کتاب فتح الباری شرح صحیح البخاری ١٠/ ٤٧١)

کسی نے ان چھ امور کو اپنے اشعار کے اندر جمع کر دیا ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

القدح لیس بغیبة فی ستة　　متظلم و معرف و محذر

و مجاھر فسقا و مستفت و من　　طلب الاعانة فی ازالة منکر

(شرح العقیدہ الطحاویة ص ٤٣)

۱۹- بدعتی اپنی خواہشات کی اتباع اور شریعت کی مخالفت کرتا ہے (الاعتصام للشاطبی)

۲۰- بدعتی شارع کی مشابہت اختیار کرتا ہے

کیونکہ شریعت کو اللہ ہی نے وضع کیا ہے اور مکلفین کے لئے اس پر چلنا لازم قرار دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مجھے اور سارے مسلمانوں کو دنیا و آخرت میں بھلائی عطا کرے (آمین)

" و صلی اللہ وسلم و بارک علی نبینا محمد و علی آلہ و اصحابہ و من تبعھم باحسان الی یوم الدین "

تمت

Www.IslamicBooks.Website

MAKTABA
AL–DARUSSALAFIAH
6/8-HAZRAT TERRACE, SK. HAFIZUDDIN MARG,
BOMBAY - 400 008 (INDIA)
Tel:2308 27 37/ 2308 89 89, Fax:2306 57 10.

Rs.45/-

Www.IslamicBooks.Website